خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریّا می رود دیوار کج

شیخ سعدیؒ

کڑوے گھونٹ

جو تپ سے کانپتے پھرتے ہو ناحق
بفضلِ رب دوا میری ہے کافی!
اسی میں ہے شفا مضمر مرض کی
یہ کڑوے گھونٹ پی لو! اللہ شافی!

خاور سہروردی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خشتِ اول چوں نہد معمار کج   تا ثریا می رود دیوار کج

شیخ سعدیؒ

کڑوے گھونٹ

جو تپ سے کانپتے پھرتے ہو ناحق
بفضلِ رب دوا میری ہے کافی!
اسی میں ہے شفا مضمر مرض کی
یہ کڑوے گھونٹ پی لو! اللہ شافی!   خاورؔ

خاور سہروردی

ناشران : حسیب خاور سہروردی ۔ رمیز خاور سہروردی

61۔مدینہ (سابقہ یثرب) کالونی ملتان روڈ لاہور

فون: 5421616-7599887

جملہ حقوق بحق فرزندان مصنف: حسیب خاور سہروردی و رمیز خاور سہروردی محفوظ

نام کتاب	: کڑوے گھونٹ	کمپوزنگ	: سید عادل حسین بخاری
نام مصنف	: خاور سہروردی	مطبع	:
تعداد	: (500) پانچ سو	قیمت	: -/80 روپے
اشاعت	: اول	ماہ و سال اشاعت	: 2006ء

فروخت کنندگان: A: (1)- زین حسیب خاور (2) حسن حسیب خاور (3) معزز رمیز خاور
61- مدینہ (سابقہ یثرب) کالونی نزد چوک یتیم خانہ ملتان روڈ لاہور
فون: 7599887

B: میسرز نذیر سنز A-40 اردو بازار لاہور۔ فون: 7123219

فہرست مطبوعات خاور سہروردی

		صفحات
1	تذکرہ و ملفوظات: ابوالفیض سید قلندر علی سہروردیؒ	624
2	تذکرہ و فرمودات: پیر سید احمد شاہ قادریؒ	70
3	شعاعیں: حمد و نعت، غزلیات اور مناقب	64
4	فروغ و فراغ: حمد و نعت، غزلیں اور نظمیں	80
	خاور پارے: قطعات (جن میں سے اکثر طنز و مزاح پر مبنی ہیں)	48
5	یادگار سہروردیہ: حضرت سید ابوالفیض قلندر علی سہروردیؒ کے مشائخین طریقت اور دیگر سہروردیہ کبرویہ اولیائے کرام کا اجمالی تذکرہ	704
6	قندیل خاوری: نظموں، نعتوں اور قطعات کا مجموعہ	64
7	فیضان عرفان: حمد و نعت اور قطعات وغیرہ	64
8	نوری زاویے: نعت، متصوفانہ غزلیات، نظمیں اور قطعات	64
9	کڑوے گھونٹ: قطعات، نظمیں وغیرہ (طنز و مزاح پر مبنی)	64

عرضِ سدید

مزاح زندگی اور معاشرے کے علاوہ شخصیات کی ناہمواریوں پر ہمدردانہ نظر ڈال کر مسکراہٹیں بیدار کرنے کا اسلوب ہے۔طنز میں یہی اسلوب زہرخند بن جاتا ہے اور طنز نگار کو ایک برتر مقام پر فائز کر دیتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ زندگی' معاشرے اور شخصیات کے ناہمواریوں کو جب تک ایک باشعور ادیب مبالغہ آمیز انداز میں نمایاں کر کے نہ دکھائے' ہماری نظر ان کو دیکھنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتی چنانچہ طنز و مزاح نگار کا کام تخریب کاری کرنا نہیں بلکہ معاشرتی معائب کی طرف متوجہ کرانا اور اُن کی اصلاح کی تحریک پیدا کرنا ہے۔

میں نے خاور سہروردی کی کتاب ''کڑوے گھونٹ'' کے ابتدائی اوراق ہی الٹے تھے کہ ان کے اس قطعے پر نظر پڑی جس میں وہ طنز و مزاح کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

مرا طنز و مزاح' اصلاح و تعمیر　　گراں ہو طبعِ نازک پر نہ تحریر
حضور! اِن پر توجہ چاہتا ہوں　　کہ ہو جائیں درست حالاتِ غم گیر

یہ خاور سہروردی کا ادبی مینوفیسٹو ہے۔ مجھے ان کے قطعات پڑھ کر محسوس ہوا کہ وہ اصلاح پسند انسان ہیں اور معاشرتی برائیوں پر ناک سکوڑنے اور بھنویں چڑھانے کی بجائے عوام و خواص کو اپنی ہیئت کذائی پر نظر ڈالنے اور اپنی حالت سنوارنے کی طرف متوجہ کراتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اُن کے طنز و مزاح میں 'حکمتِ مشرق'' کا عنصر بھی شامل ہے۔ اور وہ ان لوگوں کے لئے جو معاشرتی بخار میں مبتلا ہیں یہ نسخہ تجویز کرتے ہیں۔

جو تپ سے کانپتے پھرتے ہو ناحق　　بفضلِ رب دوا میری ہے کافی
اِسی میں ہے شفا مضمر مرض کی　　یہ ''کڑوے گھونٹ'' پی لو۔ اللہ شافی!

خاور سہروردی زندگی کو بظاہر خوش نظری سے دیکھتے ہیں لیکن دراصل وہ انسانی حماقتوں اور معاشرتی بے اعتدالیوں کو شدت سے محسوس کرتے ہیں اور پھر اصلاحی جذبے کے تحت ان پر اپنے طنز و مزاح کا نشتر چلانے سے گریز نہیں کرتے' ان کا طنز و مزاح بلاشبہ انسانی اور سماجی بوالعجبیوں کو اجاگر کرتا ہے اور وہ مجید لاہوری' راجہ مہدی علی خان' سید محمد جعفری' حاجی لق لق' ظریف جبل پوری اور سید ضمیر جعفری کی طرح ایسی بات زبانِ قلم پر لے آتے ہیں جسے پڑھ کر پہلے زمانہ ہنستا ہے اور پھر رونے لگتا ہے۔ اس لحاظ سے زیرِ نظر کتاب ''کڑوے گھونٹ'' کے طبی اثرات مثبت ہیں' اور خاور سہروردی ایک ایسے کامیاب مزاح و طنز نگار کے طور پر ابھرتے ہیں جو ہنسی کو علاجِ غم قرار دینے کے باوجود معاشرے اور انسان کی صحت برقرار رکھنے کے لئے سماجی داغوں' بے اعتدالیوں اور ناہمواریوں کو آنسوؤں کے آبشار سے دھونا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے بیمار معاشرے میں یہ کتاب مقبولیت حاصل کرے گی۔

171 ستلج بلاک' اقبال ٹاؤن لاہور

21 جنوری 2006ء　　　　ڈاکٹر انور سدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنتساب

ہر اُس درد مند مسلمان کے نام

جس کے دل میں مملکتِ خداداد پاکستان کے

اصل مقصد اور نصب العین یعنی:

قیامِ نظامِ مصطفیٰ

کی پُر نور شمع روشن ہے اور جو اُس کے نفاذ و اجراء کا نہ صرف خواہاں ہے بلکہ کوشاں بھی

اور اُن چند ذاتی مفاد پرست اور طالع آزماؤں سے نالاں ہے

جن کی ریشہ دوانیوں اور ناعاقبت اندیشی سے یہ ملک دولخت ہو گیا

اور اس عطیہء ربانی کے بقیہ حصہ کو

اسلام کا قلعۂ امن وامان کا گہوارہ اور قرآن وحدیث کی آماجگاہ

کی بجائے بازیچہء اطفال بنا ڈالا ہے اور اب

دلدادگانِ تہذیب مغرب کی ''ترقی پسندی'' (بلکہ ملحدانہ سوچ) نے

ہمیں اُس مقام پر لا کھڑا کیا ہے جہاں ہمارا

ہر یوم یوم الابتر بنتا جا رہا ہے

نگاہے! اے پشت و پناہِ ملتِ بیضا! نگاہے اے چارہ سازِ بے کساں!

ہنوز ایں چرخِ نیلی کج خرام است

ہنوز ایں کارواں دُور از مقام است

زِ کارِ بے نظامِ اُو چہ گویم

تُو می دانی کہ ملت بے امام است — اقبالؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روئے سخن بگریبانِ خویش

جدوجہدِ حصولِ پاکستان اور پھر قیامِ پاکستان (اگست 1947ء سے تادمِ تحریر 2007ء تک) کی داستان کا ہر پہلو اظہر من الشمس ہے جو گویا ہماری تاریخ کا واضح حصہ بن چکا ہے۔ جس مقصدِ عزیز اور نصب العین کے پیشِ نظر تقریباً سو سالہ دور پر محیط ہماری پُرسوز انتھک اور مخلصانہ کوششیں' جانی و مالی قربانیاں' قید و بند کی صعوبتیں اور قلمی و تبلیغی جہاد وغیرہم بہ طفیل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم' بارگاہِ صمدیت میں شرفِ قبولیت حاصل کر کے مسلمانانِ برصغیر کی کثرتِ آبادی پر مشتمل خطہ بشکلِ مملکتِ خداداد پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو کیا ہم اس مملکتِ اسلامیہ میں اپنے رب العزت سے کیے گئے وعدہ بشکلِ نعرہ:۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ۔ محمد الرسول اللہ

یعنی ''قیامِ نظامِ مصطفیٰ'' (مبنی بر عقائدِ حقہ حنفیہ اہلسنت والجماعت جو اس خطے کی سب سے بڑی اور غالب اکثریت ہے) کا نفاذ کر کے اپنی ذمہ داریوں سے سرخرو ہوئے؟ تادمِ تحریر اٹھاون سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر:۔

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ اس دوران ہمیں اپنی وعدہ خلافی' غلطیوں' بدنیتی اور منافقت کی عبرتناک سزا (ملک کا دولخت ہو جانا) سے جھنجھوڑا بھی گیا مگر:۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا اقبالؒ

یہ فقیر اس سے پہلے بھی اپنے احساسات کا اظہار برنگ ''طنز و مزاح'' قطعات اور نظموں میں اپنی پہلی تصنیفات ''خاور پارے۔ قندیلِ خاوری۔ اور فیضانِ عرفان'' کے کچھ حصوں میں کر چکا ہے اب یہ تازہ مجموعہ ''کڑوے گھونٹ'' پیشِ خدمت ہے جو 2002ء سے 2007ء کے دور پر محیط ہے۔ اس فقیر کا مطلب اصلاحِ احوال ہے تاکہ ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر اپنے ناروا رویے پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس عظیم نصب العین کو مزید معرضِ التواء میں ڈالنے کی بجائے فی الفور متذکرہ اسلامی نظام نافذ کر دیں ورنہ:۔

اِنَّ بَطشَ رَبِّکَ لَشَدِید کے واضح ارشادِ خداوندی پر کسی اور عبرتناک سزا کے مستحق نہ ہو جائیں۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ اقبالؒ

اس کارِ خیر کے لئے نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی عمل کی ضرورت ہے اور بالخصوص اربابِ اختیارِ مملکت پر اس کی سب سے زیادہ بلکہ اولین ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

گر تو می خواہی مسلماں زیستن نیست ممکن جز بقرآں زیستن اقبالؒ

لاہور: 20 ذوالحج 1428 ہجری — خاکِ رہِ صاحب نظراں

مطابق 31 دسمبر 2007 عیسوی — خاور سہروردی

غور طلب

نظریں مری ہیں اپنے بیابان کی طرف
روئے سخن ہے اپنے گریبان کی طرف
فرصت ملے حضور! تو پھر دیکھئے ضرور
اِس میرے ایک کلبۂ احزان کی طرف
ہر باغبانِ نو کا ہی اُٹھتا ہے کیوں قدم؟
اللہ کے احسان بُرِ غضبان کی طرف
باطل ازل سے دشمنِ حق ہے اے ندیم!
رجحان کیوں ہے پھر اُسی شیطان کی طرف
افرنگ ہے خدا اور نبیؐ سے بھی کیا عزیز؟
جو قبلہ رُو ہو دشمنِ ایمان کی طرف
تہذیبِ نو کی آڑ میں خبطِ جدیدیّت
بے رغبتی ہے دین پہ ایقان کی طرف
دعویٰ ہے دوستی کا نصاریٰ یہود سے
راہِ عمل نہیں ہے یہ قرآن کی طرف
اِن سے ملاپ حکمتِ عملی کے تحت ہو
ورنہ خلافِ دیں تو ہے نقصان کی طرف
پیشِ نظر ہو اسوۂ نبویؐ کی پیروی
پھر ہر قدم ہے بالیقیں ایمان کی طرف
اسلام کے نفاذ کو پس پشت ڈال کر
جاؤ نہ رب کے قہر کے امکان کی طرف
لے جائیں ہی نہ تیری یہ روشن خیالیاں
خاورؔ تجھے الحاد کے طغیان کی طرف

☼

عرضِ مصنف

مرا طنز و مزاح اصلاح و تعمیر
گراں ہو طبعِ نازک پر نہ تحریر
حضور! اِن پر توجہ چاہتا ہوں
کہ ہو جائیں درست حالاتِ غم گیر

انوکھی تجربہ گاہ

خدا اِس ملک کو آباد رکھے
بڑی بے مثل ہے یہ "سانحہ گاہ"
نظامِ نو ہر اِک فاتح ہے لایا
ہر آنے والے کی ہے "تجربہ گاہ"

نادیدہ ہاتھ

تلک ماتھے پہ ہوگا "گورے ہاتھوں"
تو پھر گدی پہ بیٹھے گی وہ "بھاگن"
"نکاحی" ہو کہ یا ہو "بے نکاحی"
پیّا چاہیں جسے وہ ہی سہاگن

سکہ رائج الوقت

رفاہِ عامہ، تعمیرِ وطن کا
خسروی طور، دربردہ سالوس
ہوا رائج اُسی کا سکہ، جس نے
بہ تیغِ جبر چھینا تختِ طاؤس

حکومت اپوزیشن کشمکش

مضمر ہے گریز کا پہلو ہر اک عہدِ وفا میں
اور واضح عمل میں بھی سیاست کا بہانہ
مانا کہ حقیقت کی حیثیت تو اٹل ہے
لیکن مجھے ڈر ہے کہ نہ بن جائے فسانہ

یادِ ماضی

"ہز میجسٹی" کا زمانہ یاد ہے
"کانگریس بی" کا جمانہ یاد ہے
رام جی من موہنے ہیں پر رام رام
"کہہ مکرنی" کا پھسانہ یاد ہے

مفلوج دور

لگی "فالج زدہ پیا" کی ٹھوکر
تو گھٹنوں بل گری "دستور بی بی"
مغلظ گالیوں کی ظلمتوں میں
پھر اغواء ہو گئی "جمہور بی بی"

جرنیلی دور

وہ B . D جی' وہ مستِ مے پیا جی
مری تاریخ کے ہیں نام نامی
ملیں پھر برکتیں "اسلام جی" کی
زہے اب "گھاس جڑ لیول" گرامی

Better Past

کسی نے لاش سے کھسکائی کفنی
کسی نے کر دیا ننگا دھڑنگا
وہ بہتر تھے' نہ کچھ بے حرمتی کی
کہ اب والا تو دے ہے "ڈانگ پنگا"

آشوبِ چشم

جو سرخ آندھی سے دُکھنی آئیں آنکھیں
"نئے اسلام" نے چندھیائی آنکھیں
بوٹوں کی گھٹا کھٹ سے' جو نیندیں
ہوئیں غائب' تو اب پتھرائی آنکھیں

انمول ڈیموکریسی

ایہہ وکھری ٹیپ دی ڈیمو کریسی
تُساں کو "ڈھول ماہی" کیوں مریسی؟
پڑھو کلمہ! تے اُچی ہا نہ تھیوے
ڈرو نہ بھولیو! رب وَل کریسی

حقہ بابے جمہورے دا

دھونی دیتا تھا ہر حکومت کو
اللہ اللہ! وہ دھوئیں دار حقہ
بچہ سقہ ہو یا کہ جمہوری
نے تھا کر دیتا، پشت پار حقہ

فوجی سیاسی گٹھ جوڑ

ضرورت کا کہیں پر نظریہ ہے
کہ اُن کو زوج کا مُتعہ ہے جائز
مجھے ناحق ہے اُلجھن، گر مرے ہاں
سیاست، فوج کا مُتعہ ہے جائز

سیاسی دلدل

حفاظت کے امینو کو خدایا!
نہ لے ڈوبے سیاست کی یہ دلدل
سُبکسارانِ ساحل ہیں پریشاں
یہ لے ڈوبیں نہ سب کو آج یا کل

سوءِ ہضم

مروڑ اٹھتے ہیں، لگ جاتی ہے ہچکی
اور اک طوفاں سے اُٹھتا ہے شکم میں
مرے "روشن خیال اسلام" میں تو
فقط ہے دین ہی مانع ہضم میں

تربیتِ نو

ترقی میں ہیں قرآں خوان حارج
کریں گے کس طرح حاصل مدارج؟
یہ اُلّو پھر بنیں گے شب کے شہباز
کہ ہو تعلیمِ دیں مکتب سے خارج

ماڈرن جنرل اسلام

بدل دوں کیوں نہ بنیادیں پرانی؟
کہ دین اسلام فنڈامینٹلسٹ ہے
جدید اور ماڈرن اسلام لاؤ
کہ جنرل، لبرل اور سوشلسٹ ہے

کوتاہ بینی

کبھی چوروں کے ہتھ کٹنے پہ بک بک
کبھی حدِّ قذف پر نکتہ چینی
نظامِ سود کے بھی خوب رسیا
یہ بے دینی ہے یا کوتاہ بینی؟

خوشنودی

"رِبا ناجائز ہے" تو اس کے برعکس
اپیل اب میں نے بھی کر دی ہے دائر
خدا ناراض ہوتا ہے۔ ہو بے شک
مگر ناراض ہوں نہ "لارڈ ڈائر"

ڈبل سٹینڈرڈ

یہود و کافر و ہندوٗ نصاریٰ
سب اپنے دینِ اوہامی کے تابع
مسلمانوں پہ قدغن کس لئے ہے؟
کہ ہوں نہ دینِ اسلامی کے تابع

تجاوز عن الحد

غصب کر کے جہاں بھر کے وسائل
خدائی میں فرنگی پڑ گیا ہے
الٰہی! غرق کر فرعونِ حاضر
کہ اس کا ظلم حد سے بڑھ گیا ہے

تعصّبِ بے جا

سراسر امن و رحمت دینِ احمدؐ
جسے کہتے ہو تم دہشت گری ہے
تم اپنے ہاں کی بھی کچھ لو خبر، جو
فحاشی، جبر کی صنعت گری ہے

امن کا بھیڑیا

دینِ اسلام امن و رحمت ہے
بے مثل جس کے رعیت و راعی
خود ہے کافر و ظالم و غاصب
اور بنتا ہے امن کا داعی

الزام بے جا

حیف! کہتے ہو کہ اسلام ہی ہے دہشت گرد
حق پرستوں پر صریحاً ہے یہ بے جا الزام
کفر اور شرک حقیقت میں ہیں خود "ظلمِ عظیم"
امن و رحمت کا ہے گہوارہ کامل اسلام

کڑوی گولی

مسلماں ہوں نہ پابندِ شریعت
فرنگی کی نظر میں یہ ہے دہشت
جہادِ تیغ لازم ہو گیا ہے
بھلے! ہو "بے حسوں" کو اس سے نفرت

Yes Sir!

کچھ ایسا ڈول گورے نے ہے ڈالا
رہے اُس کا ہی دست آموز کالا
ہے کچھ کچھ بچے جمورے کی بھی ٹیں ٹیں
مگر فسطائیت کا بول بالا

تشخص ناپید

تشخص داؤ پر ہے یوں وطن کا
غلامی، بزدلی اور دیں سے دوری
کہیں فصلی بٹیروں کی ہے چر چر
کہیں ''مٹھو میاں'' کھاتے ہیں چُوری

وفاداریٔ کرسی

خلافِ ملک و ملت کی جو طاعت
صنم نے بھی دیا انعام خدمت
وفاداری ''بہ کرسی استواری''
مسلمانوں کا قتلِ عام، ذلت

ودھائیاں

مبارک ہو کہ ''گورے ماہیوں'' کی
ودھائیوں پہ ودھائیاں مل رہی ہیں
مجھے تھا مو، نہیں اب پیر ٹکتے
خوشی سے پنڈلیاں بھی ہل رہی ہیں

نوشتۂ تقدیر

اُدھر غرغراتا ہے انکل کا کتا
اِدھر دم ہے سادھے یہ مسحورِ افرنگ
نوشتۂ تقدیر بالکل عیاں ہے
دبوچے گا گردن وہ بے صوت و آہنگ

رازِ نامعلوم

اس حکمتِ عملی میں کیا راز ہے نامعلوم؟
معکوس ہے ہر حرکت، پھر طرزِ بیاں واہی
کفار کی خوشنودی، مومن کی ہی خونریزی
امروز "بپا شورش"۔ فردا "عدم آگاہی"

مقدّر کہ مکدّر؟

گاہ لہرایا تھا مرا ملکہ
گاہ تھے دن، سلگ گیا حقہ
واہ یہ دن کہ جب سے ہوں بھڑوا
خوب میرا ہے لگ گیا تکّا

خوف

مری فطرتِ ثانیہ بے اصولی!
بنی وجہء تضحیک و ذلت رسائی
نہیں ڈر خدا کا، ہے خوفِ فرنگی
دہائی ہے یارو، دہائی! دہائی!

تعاون

وہ کہتے ہیں جوکر! کہ سعادت ہے تو یہ ہے
سیٹ اُن کے لئے چھوڑ، شجاعت ہے تو یہ ہے
اب گیت وہی گا کہ جو ساز کی سنگت ہے
اونچی نہ اٹھا سُر، کہ رفاقت ہے تو یہ ہے

Humble Servant

دشمن کے دوبدو تو نیچی ہے مونچھ بھی
دھمکی ہو یا کہ دھونس، ہوں قدموں میں گر پڑا
ہو گھر کا باہمی جو فروعی سا اختلاف
شمشیر تان کر ہوں اپنوں کے سر چڑھا

فریب خوردہ شاہین

ڈرامہ Nine Eleven کا رچا کر
بنا ڈالا مجھے سرکس کا بندر
نہ آیا ہوش، اپنے ہاتھ کا One
ہے بہتر Two سے، جو ہیں Bush کے اندر

سرکس کا شیر

مرے آباء تو تھے شیرانِ ببر
کہ دم گھٹتا تھا ہر اِک راشٹر کا
مگر جب سے ہوا ہوں "شیر سرکس"
تو ہنٹر سر پہ ہے رِنگ ماسٹر کا

انوکھا تعاون

ہے کیونکر خونِ مسلم اتنا ارزاں؟
ہے کیسی تیغ بازی، پاک بازی؟
صنم کی شہ پہ جب آسن جما ہے
مقدر سر بہ زیری، خاک بازی

روشن خیالی

میں گرفتارِ دامِ غرب نہیں
بلکہ روشن خیال و پختہ کار
قتلِ مومن......؟ شہادتِ مومن!
شہدا کی لگا رہا ہوں قطار

جرمِ ضعیفی

گرایا جا رہا ہے خونِ ناحق
ہے کیسی شامتِ اعمال یارو!
ضعیفی۔ بے حسی۔ بے غیرتی ہو
سزا پھر موت ہے ہر حال یارو!

U-Turn

مسیحا! ڈیپریشن ہو گیا ہے؟
جو یوٹرن آپریشن ہو گیا ہے؟
مرا زخم Operatable نہیں تھا
تو کیا تجھ سے Mis Action ہو گیا ہے؟

مجبورِ محض

بہت تنگ آ گیا ہوں اُکڑوں بیٹھے
نہیں اُٹھنے کے قابل۔ پاؤں شل ہیں
اِدھر ہے بزدلی بھی، بے حسی بھی
اُدھر دھمکی، دباؤ جو اَٹل ہے

تنزّل

اپنی پہچان کھو گئے مسلم
لا اِلٰہ کی ہیں تسبیحاں خاموش
غیرتِ دیں و خواجگی کھو کر
بن گئے شیر بکریاں خاموش

عالَمِ نزع

کیا نزع میں ہو عالمِ اسلام؟
کہ ہو بستر پہ لوٹتے پھرتے
مل کے باہم تمام ''راجہ گِدھ''
گوشت تیرا ہیں نوچتے پھرتے

تف! عالمِ اسلام

دندناتی ہے چار سُو بلی
سانس گم ہے تمام چوہوں کا
کون باندھے گلے میں وہ گھنٹی؟
ڈھب پہ آئے نظام چوہوں کا

گفتی و چہ کردی؟

سیاست میں جب سے در آئی ہے وردی
تو ملک ہوگیا ہے Stable و Worthy
پریشان حالاں' انگشت ہا بدنداں
تو با ماچہ گفتی؟ تو با ما چہ کردی؟

دوگونہ عذاب

سہما ہوا کمبل کا' ٹھٹھرا ہوا سردی سے
گھبرایا ہوا بھی ہے' ہر وقت کی وردی سے
پکڑا ہوا کمبل کا' کہتے ہیں نہیں چھٹتا
کمبل ہو کہ وردی ہو؟ کر فیصلہ جلدی سے!

سدابہار

ارے بھولے! یہ کُل موسم ہے وردی
جو کام آتی ہے گرمی ہو کہ سردی
اُتروانے کی کیوں اُس سے اپیلیں؟
کہ جس کی شہ پہ قائم ہے یہ وردی

مشکل کشا

عوامی سوچ کو یارو بدل دو!
حکومت شاہ مرضی' شاہ گردی
پنپ جائیں گی جمہوری روایات
کہ ہر مشکل کا حل ہے صرف وردی

استفسار

ناپختہ ہے پرویزی بے وردیء C-IN-C
نابلدِ سیاست ہوں کیا جانوں یہ اے۔ بی۔ سی
ڈیگال۔ نپولین۔ ہٹلر یا سٹالن کی
یہ طرزِ عوامی اور جمہوری ہے کس کی سی؟

اختلاط

عوامی ''فضل مولانا''! ''عمل مجلس'' کے قاضی جی
سیاست میں جو ''پیپل پارٹی'' سے اب ہے آمیزی
مجھے وجد آ گیا اقبالؒ کے اس شوخ مصرع پر
''جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی''

غیر جماعتی سیاست

سیاست بے جماعت بے اثر ہے
حکومت بے نظامت بے اثر ہے
پراگندہ ہو دل اور ہو نہ یکسو
تو پھر گویا عبادت بے اثر ہے

اخلاق باختگی

اصول۔ اخلاق اور اَقدار معدوم
سیاست بے جماعت جب سے قائم
بدامنی۔ انتشار اور تفرقے کا
چلن در شعبہ ہائے زیست دائم

ذاتی مفاد

سیاست حکمتِ عملی تھی یارو
مگر اب سر بہ زیری کی علامت
مفاد اپنا ہی جب مقصود ٹھہرے
تو پھر یہ ہیرا پھیری کی علامت

سیاسی یتیم

سیاست کا یتیمِ واژگوں ہوں
بسا نیچے دروں نیچے بروں ہوں
حکومت کی پذیرائی ہے برکت
بھلے! عہدوں کی خاطر سرنگوں ہوں

عزیزانِ ملک

ذرگت بنائی خوب عزیزانِ ملک نے
تنگ کر دیا غریب کا ہی عرصہء حیات
سرتاج تو Surcharge سے ہوئے عزیز ملک
شوکت عزیز دیکھئے "ذرگت" ہوں یا نبات؟

مہنگائی

حکومت کے پرستاروں کے ہاتھوں
ہر اک شعبے میں بدامنی ہے ظاہر
معیشت کا بھی یوں بخیہ ہے اُدھڑا
کہ مہنگائی کا جِنّ بوتل سے باہر

احسان

سواری صحت کے لئے ہی مضر ہے
خراب ہاضمہ اور بڑھتا شکم ہے
حکومت جو پٹرول کرتی ہے مہنگا
ہے احسان ہم پر نہ ہرگز ستم ہے

WAPDA

ہے خدمت کی علامت میرا آپاتا
نہیں ہے گرچہ بجلی کا تسلسل
اِدھر بجلی کی چوری Line Losses
اُدھر Tarrif ہی بڑھتا ہے مسلسل

(ب پ ت ا
بجلی پانی کا
ترقیاتی ادارہ
(Wapda

قیامتِ صغریٰ

مرے ہاں کیا قیامت آ گئی ہے؟
غریبوں کی ہی شامت آ گئی ہے
ہے بجلی۔ گیس۔ پانی۔ تیل مہنگا
یہ کیا آفت پہ آفت آ گئی ہے؟

خوشحالی

وسائل ہیں ادھورے One Twenty
مسائل پر ہیں پورے One Twenty
ہے گھر خوشحال پھر بھی۔ ماشاء اللہ!
کہ ہیں بچے جمورے One Twenty

Devaluation

مد کرنسی کا بھی جزر ہے یہاں
کاغذی دام تو ہیں نام کے دام
آج Rupee ہے ٹیڈی پیسہ جو
کل چلیں گے یہاں پہ چام کے دام

ڈھول اور Pole

ہر منسٹر ہر ضلع کا ایک Pole
ڈھول ماہی! ڈھول جانی! ''ڈھول پول''
پورا تولہ لائے گا خوشحالیاں
ٹل پہ ٹل کھڑکا رہے ہیں ماہی ڈھول

لوریاں

واں وزارتِ مشاورت کی بھی
بٹ رہی ہیں ریوڑیاں ہر سُو
اور مجھ پر بھی ہے نگاہِ کرم
لوریوں پر ہیں لوریاں ہر سُو

Golden Tour

ادا ہو کیسے شکرِ ''فضلِ ربی''
مرا ہر Tour کامل ہو رہا ہے
کہ ''فارن مُلک پرچیز ڈرا بیک''
مرے کھاتے میں شامل ہو رہا ہے

کھمبے

بڑے موقع شناس، انمول بھی ہیں
مری ملکی سیاست کے یہ کھمبے
رفاہِ عامہ میں ہیں کوتہ دستاں
مفاد اپنا ہو جب، تو ہاتھ لمبے

PATRIOT دھڑا

تملّق پیشگی کا میں ہوں فن کار
مُلمّین تیل سے چکنا گھڑا ہے
مجھے مرغوب ہے طمعءِ کرسی
بڑا ہی Patriot اپنا دھڑا ہے

پٹڑی پاٹ ڈبے

بڑی ناقص ہے میری ریل پٹڑی
اُتر جاتے ہیں Patriot ڈبے
ہے یوں تو Patriot ہر شے وطن کی
پہ بن جاتے ہیں "پٹڑی پاٹ" ڈبے

فصلی بٹیرے

نظر شکرے کی ہے اور چشم طوطا
جہاں چگنا، وہیں بیٹ کرنا
عجب نسلی ہیں یہ فصلی بٹیرے
کشائیند پہ ہے حرصِ دانہ دانہ!

خوانِ نعمت

ولیءِ نعمت و آقا مرے Boss
زہے یہ خوانِ نعمت، خوشہ چیں ہوں
حکومت کا نشہ زہرہ جبینی
میں اُن کے دم سے ہی "کرسی نشیں" ہوں

ہیجڑا ناچ

سیاست گھومتی ہے گرد کے گرد
حکومت ناچتی ہے فرد کے گرد
اداروں کا تشخص، فعلِ باطل
کہ خود غرضی ہے ہر نامرد کے گرد

برکاتِ عدد چالیس

تھیں راتیں طور پر موسیٰ کی چالیس
تو جبلِ نور پر چِلّہ بھی چالیس
اسی برکت کی نسبت سے مرے ہاں
وزیروں کا بنا ٹِلّہ بھی چالیس

REAL MERIT

کہاں کا تجربہ اور کیسا میرٹ؟
نگاہِ لطف سے ڈھانچہ کھڑا ہے
تھا کوتہ قد، نہ کوئی پوچھتا تھا
مرا قد "مٹھی چاپی" سے بڑھا ہے

کمالِ فن

کوئی گورے، کوئی بینیے کا جوٹا
انوکھی وضع کا ہر ایک ٹوٹا
مرے کمہار کے فن کا نمونہ
گھڑا چکنا ہے، بے پیندا ہے لوٹا

من مانی

مساج اور مُٹھی چاپی کا ہوں ماہر
کہ جس سے اُن کو نیند آ جائے فوراً
وہی ہو جائے پھر، جو چاہتا ہوں
انہیں یہ ڈھب پہ ہی لے آئے فوراً

قولِ فیصل

حکومتؔ Boss خود ہیں ماشاء اللہ!
تو گویا ہم ہیں "مامور مِن اِل Boss"
بہر صورت اِنہی کا قول فیصل
اِنہیں آتا نہیں شوریٰ حکم راس

پیاؔ جی

مرا آنگن تو ہے میرے پیاؔ کا
اُنہی کا بول بالا' اُن کا فتویٰ
اگر پاؤں کوئی پھیلانا چاہے
تو درپردہ ہی لے لیتے ہیں استعفیٰ

H.M.V (ہزماسٹرز وائس)

ہیں ریکارڈ جس کے مشہورِ زمانہ
ہوں اُس ہی کمپنی کا Own ریکارڈ
مرے بولوں پہ سر دُھنتی ہے پبلک
ہوں H.M.V گراموفون ریکارڈ

مِٹھو

بیاں میرا ہے اخباروں میں چھپتا
کہ Dictated Speeches کا ہے ٹھونگا
نہیں میں اَیرا غیرا' نتھو خیرا
مگر کہتی ہے پبلک "مِٹھو بھونگا"

سدا لطف

خوشامدؔ' پینگ' جھٹکا' چاپلوسی!
کہ ہل جاتی ہیں شاہوں کی بھی چُولیں
سدا لینا ہے گر لطفِ بہاراں
جھلاؤ اُن کو ایسا خود کو بھولیں

CHORUS

ماسٹر کی چھڑی، یہ رنگا رنگ
بینڈ والوں کے طائفے کی پھبن
لُوٹ لیتی ہے سارا شادی ہال
اِن کی وردی، وہ اِن کی Chorus دھن

جز وقتی مالی

نرالا ہے مرے گلشن کا دستور
نہ جانے کیا ہے نیّت باغباں کی؟
کہ جُز وقتی ہے مالی۔ ڈنگ ٹپاؤ
خدایا خیر میرے گلستاں کی!

سیفٹی ریزر

یہ میرا سیفٹی ریزر تو دیکھو
کہ جس کے روبرو ہوں خائف۔ تائب
اِدھر جو ہاتھ بھی ہیں کپکپاتے
بناتا خط ہوں، آدھی مونچھ غائب

V.V.I.P

حکومت۔ عدلیہ۔ پولیس میری
کہ V.V.I.P ہوں اِس چمن کا
کسے ہمت کہ مجھ پر ہاتھ ڈالے
ارے بھولے! ہوں ''جیجا جی'' وطن کا

عالمِ دیں

فقیہہ و عالمِ دیں تھے جو ماما
تو میں ہوں T.V شارح دینِ عامہ
یہ مانا دیں سے ہوں نابلد، لیکن
زبانی یاد ہے ''معراج نامہ''

بے رغبتیٔ قرآں

ہے روشن خیال اور خوشحال دھرتی
کہ باسی ہیں محکوم اور ملک آزاد
ہوں احکامِ قرآں سے جب ذہن خالی
تو ملت ہے زندہ کہ خاسر و برباد؟

کشمیری شالیں وزعفران

ہے لبوں تک مسئلہ کشمیر کا
اپنے حق پر خاص سنجیدہ نہیں
شال۔ کستوری و میوے۔ زعفران
بھیج دیں گے لالہ جی مجھ کو یہیں

جھٹکا

یہی حل ہے کشمیر کے مسئلے کا؟
کہ کشمیریوں کے ہو جھٹکے کا بھوجن
جو بھارت کو یہ خوانِ نعمت ہے بھایا
تو دور ہو گی میرے بھی معدے کی سوجن؟

کرنٹ ہاٹ سگنل

صنم کا بلا ناغہ واں ناشتہ ہے
جو دس بیس کشمیریوں کے سروں کا
"یہ ہم تم کو کشمیر دے گا۔ مگر Wait"
کرنٹ ہاٹ سگنل ہے یہ شاہ گروں کا

چھٹی حس

صنم کا بے تکلف آنا جانا
گوادر۔ کوئٹہ ہو یا کہ وانا
چھٹی حِس میری تنبیہہ کر رہی ہے
صنم کے دھوکے میں ہر گز نہ آنا

ناعاقبت اندیشی

ہر بار ڈسے جاتے ہو کیوں مارگزیدہ؟
یہ طرزِ عمل تیرا ہی بن جائے نہ تاریخ
مجھ کو تو یہی رہتا ہے ڈر، مسلمِ سادہ!
چنگیز کے پھر دور کو دُھرائے نہ تاریخ

BLIND FAITH

گود میں مجھ کو لئے پھرتے ہیں وہ
میرے اے ون، TOP انکل سام جی
رونے لگتا ہوں تو دے دیتے ہیں، اور
ایک لولی POP انکل سام جی

بدبختی یا بے حسی

سالہا سال سے لاینحل ہے یہ جو مسئلہ
خطہء کشمیر پر نظریں ہیں انکل سام کی
دست برداریٔ حق سے رائیگاں جانے کو ہیں
ہائے سب قربانیاں مجھ بندہَ بے دام کی

اللہ الحفیظ

جہاں بھر سے ہے قرض اور نقد امداد
ہیں جس کے "زلزلہ زدگان" حق دار
الٰہی! مستحق کو کاش پہنچے
نہیں تجھ بن کوئی اِن کا نگہ دار

قلعہ کہ کلّہ؟

دستِ نگر ہیں غیر کی امداد کے فقیر
قرضے کے ساتھ ساتھ ہے خیرات بھی کثیر
G.H.Q اِسی سے ہی تعمیر ہو گا اب؟
اسلام آباد تاکہ ہو "قلعۂ بے نظیر"

مخالفت برائے مخالفت

ہیں ٹیکنیکل مسائل پر بھی' بے علم
مفادِ ملک منصوبوں کے ویری
تعصب ہے؟ انا ہے؟ یا کہ ضد ہے؟
جو ہے یوں سیخ پا ہر نتھو خیری

حب الوطنی

میں اپنی طرز کا حب الوطن ہوں
مفادِ ملک پر ہے ذات بھاری
مجھے پنجاب سے ہے سخت نفرت
نہ کالا باغ کا ہو ڈیم جاری

پشت پناہی

Polarism کا میں تو قائل ہوں
پشت میری پہ Raw بھی اور موساد
بننے دوں گا نہ کالا باغ کا ڈیم
ملک بے شک ہو بنجر و برباد

کج نظری

ہائے! سرمہ یہ کس نے ڈالا ہے؟
ڈیم چبھتا ہے آنکھ میں "کالا"
ذہن ماؤف' سوجھتا بھی نہیں
بس نظر میں ہے دُھند اور جالا

ہری کھری

گر بنانا ہے کالا باغ کا ڈیم
رائیلٹی میری بھی کھری کیجے
اپنی نوع کا تو میں بھی لیڈر ہوں
جیب میری بھی کچھ ہری کیجے

چمکیلا گیدڑ

تفرقہ اور افراتفری کا
ایک طوفان اور فرد لیڈر ہوں
گر چمک ہو تو ڈول جاتا ہوں
کون کہتا ہے؟ پھر میں گیدڑ ہوں

ناعاقبت اندیشی

تعصب، بخل، ہٹ دھرمی کے کارن
نہ میرا اور نہ تیرا کام ہو گا
جو پانی، بجلی اور کھیتی نہ ہو گی
کبھی سوچا ہے کیا انجام ہو گا؟

استغفر اللہ!

ہو اپنی "میں نہ مانوں" ہٹ پہ قائم
اثر ہر قولِ حق کا دل میں معدوم
نہ ہو جاؤ کہیں استغفر اللہ!
قبولِ حق صلاحیت سے محروم

وجہء حسد

ہے گدی پر مرا حق جدی پشتی
کہ جس پیر میں بلاسے آئی وردی؟
مرا پھر کس جگہ ہوگا ٹھکانہ؟
اگر خوشحالیاں لے آئی وردی

Over Dose

"عوامی" بھی ہیں حق دارِ رعایات
وگرنہ پیدا ہوں گی بس خرافات
ہے "سرداروں" کے پیٹوں میں جو گڑ بڑ
کہ Over Dose ہیں اُن کی مراعات

بہ خالِ دیویاں

برہمن سے مرا یارانہ جدّی
ہوں کشتہ اُس کی ہر اک بانکپن کا
مرا مسلک، سیاست ہندوانہ
بہ خالِ دیویاں بخشم وطن را

نمک حلالی

میں ہوں انگریز، ہندو کا نمک خوار
وطن سے بڑھ کر، اُن کا ہوں وفادار
شکم کا بھی تو آخر مجھ پہ حق ہے
بنوں کیوں کر نہ پھر اُن کا طرفدار؟

ابلیس دوست

پہ بھارت کیا، اگر ہو ساتھ ابلیس
تو اُس کا بھی کروں گا خیر مقدم
مری "سرداری" پر کیوں آنچ آئے؟
اِسی سے ہوں مکرّم اور اکرم

عالم پناہ

وطن دشمن و دہشت گرد و غدّار
مرا ہر قول و فعل اس پر گواہ ہے
ڈروں کیوں؟ جبکہ ہم سے باغیوں کا
زہے! برطانیہ "عالم پناہ" ہے

بے نیازانِ وطن

جانے کس وصف میں تھا وہ یکتا؟
تھا جو یثرب کا اک رئیس اُبیؑ
جن کے روشن ہیں کارنامے یہاں
اُف بچھڑ کر ہیں لندن اور دوبئی

انمول مرکز

گریبانوں کے پھٹنے کا ہے مرکز؟
کہ تھپڑ مونہہ پہ پڑنے کا ہے مرکز؟
Assemble ہو رہے ہیں ملک بھر سے
یہی بیٹھک تو ''دھرنے'' کا ہے مرکز

اُتھرے ماہی

ماہی اتھرے ہیں' نہ کر دیں بائیکاٹ
توبہ! توبہ! ایسا کیوں ہو سانحہ؟
توڑ اِن کا پبلک Exchequer میں دیکھ
Shop حلوائی پہ ''نانا فاتحہ!''

بول بالا

ہے تنخواہوں پہ تنخواہیں اضافہ
''Elected عزتوں'' کا بول بالا
غریبو! فاقہ مستو! اللہ حافظ!
کہ ہے ''بے عزتوں'' کا بخت کالا

جوڑ توڑ

سیاسی جوڑ میں یہ توڑ ناحق
اصول' اقدار پر ہے حرف گیری
''یکے را گیر و محکم گیر'' یارو!
یہی ہے شہنشاہی با فقیری

مُردِ حُر

سیاسی رشوتوں کا پھر ہے صد حیف!
وطن میں ہلا گلا مچ گیا ہے
تمنا ہے کہ اُس کے ہاتھ چوموں
جو اِس بخشش سے اب تک بچ گیا ہے

بدستِ افرنگ مُردہ

فرنگی کے ہو مسحور یا کہ ''معمول''؟
جو زندہ ہو کے بھی مردہ ہو یارو!
ابھی اُٹھو! سرِ باطل کچل دو!
کہ دینِ حق کے پروردہ ہو یارو!

جاء الحق و زھق الباطل

ارے مشرک! علمبردارِ تثلیث!
''صلیبی جنگ دھمکی'' پر ہو قائم؟
فنا، باطل کا ہے انجام آخر
فقط توحید کو اثبات دائم

Stagnant Water

سرشت اُن کی تو ہے بس ''کہ مکرنی''
مسائل سارے ویسے ہی رہیں گے
Visit ٹائم Killing بس ہو گا بھولے!
یہ مسئلے ایسے کے تیسے ہی رہیں گے

اصل الحصول

ارادیت خود حق، نظم اتحاد
حصول و حاصل و تدبیرِ کشمیر
فرنگی ''دامِ دیگر Option'' سے
بدل سکتی نہیں تقدیرِ کشمیر

خبریں کہ جبریں؟

خبرنامہ ''حکومت نامہ'' کیوں ہے؟
کہ خبریں بھی تو جبریں بن گئی ہیں
پلاتے ہیں جو جبراً مجھ کو Quonine
Pressure سے رگیں بھی تن گئی ہیں

بے قابو گاڑی

جماعت' NAP کے ڈبوں میں ہے Fault
بمعہ پی پی' مہاجر' نون' بگتی
سٹیم اے آر ڈی انجن بھی High
ہے گاڑی جانے کس سگنل پہ رکتی؟

راضی بہ رضا؟

ہوئی Senate قرعہ اندازی
بعض کی تو اُلٹ گئی بازی
پتلیوں کا ہے کھیل ابھی باقی
کون ہوتا ہے دیکھیے راضی؟

مکمل آزادی

معیشت کالا دھن' ہر شخص آزاد
ہے کیا آزاد خطہ' واہ! FATA
سمگلنگ' Ransom' نادر "پناہ گہ"
زمیں بے آئین ست و ٹاٹا TATA

Term Limit

وزیر اعظم تو رہ سکتا ہے دو بار
نہ اِس کے بعد اُس کی مانگ ہو گی
صدر آئے گا' اور جائے گا مر کر
صدر کی Term لائف لانگ ہو گی

توحید بغیر حرمت نبیؐ

موحد ہوں' وسیلے کا نہ قائل
فقط اللہ کا ہی پڑھتا ہوں کلمہ
نبیؐ کے عشق میں مرتے رہو تم
میں اللہ والا بس جپتا ہوں کلمہ

مکرِ افرنگ

مقدر جن کا ذلت مسکنت ہے کہ فطرت
قتلِ ناحق اور بے جا تسلّط
فرنگی نے چھڑا کر جان اپنی
اُنہیں کر ڈالا ہے مجھ پر مسلّط

نئی صلیبی جنگ

مسلمانوں کے یہ دینی مدارس
میانِ کفر و دیں اک حدِ فاصل
جنہیں مسمار کرنے کو ہے افرنگ
کچل دو کفر کی یہ سعیٔ باطل!

طریقۂ نماز حذف

نبیؐ کا اُسوہ، آثارِ صحابہؓ
"جماعت اہل سنت" کا سلیقہ
یہ کس مفسد کی شہہ ہے، اب حذف ہو
نصابوں سے نمازوں کا طریقہ

مقصودِ حقیقی

خوارج، طرزِ افرنگی، اہانت
"اَتا تُرکی" یہ لادینی بھی بے سود
نصابِ "آغا خانی" بھی ہے باطل
"نظامِ مصطفیٰؐ" مطلوب و مقصود

عدیم الفرصتی

حیا، ایمان ہیں لازم و ملزوم
گیا جو اک، تو دُوجا بھی ہے رخصت
زمانہ ہے بڑا ایڈوانس، ناصح!
تو فرمانِ نبیؐ کی کس کو فرصت؟

ہر یوم یوم الابتر

نہ حفظِ ملک و دیں ہے اور نہ کوئی ضابطہ اخلاق
ہے نفسانفسی، خود غرضی و خرمستی و البیلی
ہر اِک دن "نظریاتی مملکت" کا "یوم الابتر" ہے
حکومت تو ہے کٹھ پتلی، سیاسی ہو کہ جرنیلی

Jungle Law

حفظِ قلب اور نظر، حرمتِ انساں بھی نہیں
شاید مطلوب و مقصود ہے حیواں کا شرف
راس حیوانوں کو ہی آتا ہے "جنگل قانون"
ہے فقط دینِ مبیں سے ہی انساں کا شرف

ذہنی خودکشی

سحرِ افرنگ کی تاثیر سے مشرق کی طبع
ایسی مخبوط ہوئی، کوئی چارا نہ رہا
نئی تہذیب نے کیا خوب کھلائے ہیں یہ گُل
اپنے اقدار کو چھوڑا، کوئی یارا نہ رہا

وجہ ذلت

ہو اگر فرصت تو کیجیے غور و خوض
رہبرانِ بے حس و دُونی نہاد!
اُمتِ مسلم کی ذلت کا سبب
حُبِّ دنیا اور پھر ترکِ جہاد

اتاترک کی نظریہ

کیا نہیں کوئی جو اِنہیں روکے؟
انحراف از شرع و قرآنی
کیوں یہ پھیلا رہے ہیں "لادینی؟"
حامیانِ کمال[1] عثمانی

[1] اتاترک

صنم اٹھکیلیاں

وہ پہلے گود میں آتے ہیں ہنستے
بڑی معصوم سی باتیں ہیں کرتے
سوار ہو جاتے ہیں آخر وہ سر پر
کہوں کیا؟ کب ہیں پھر نیچے اُترتے

مثالی دوست

دخل انداز سرحد میں ہے انکل
بلوچستاں میں بھارت' شہ پہ سرگرم
حسابِ دوستاں در دل ہے یارو!
"مثالی دوست" امریکہ ہے لاجرم

قعرِ مذلت

مسلماں خواب غفلت میں پڑا ہے
یہی قعرِ مذلت کا گڑھا ہے
نہ فکرِ فردا ہے نہ ہوشِ امروز
تو کفر اب بے اندیشہ سر چڑھا ہے

اتحادِ ثلاثہ

یہودی جو ہے مغضوبِ الٰہی
تو شیطانِ لعیں' راندۂ درگاہ
بہم ضاآلیں نصاریٰ اور کفار
ستیزہ کار مسلم سے ہیں ہر گاہ

Turn by Turn

مرا ایٹم ہے Deterrent' شو پیس
ترا مسلم کشی پر جاری ساری
عراق' افغاں کے بعد ایراں ہے زد پر
تو اس کے بعد کیا میری ہے باری؟

ــــ ''بے جوڑ'' یا ''با جوڑ؟''

ہوا باجوڑ میں کیوں قتل ناحق؟
سجن ایکشن ہے ''بے جوڑ'' یا کہ ''با جوڑ؟''
یہ ایسے سانحے ہوتے رہیں گے
نہ ہوگا غیرتِ ملی سے گر توڑ

مسئلہ ہابیل وقابیل

نہیں جھکتا اگر وہ حُر و خوددار
رہِ ایراں نہ ہوگی گیس ترسیل
میں کیسے اپنا انکل سام چھوڑوں
کہ ہے یہ مسئلۂ ہابیل و قابیل

دمادم مست ڈھولا

یہ مہنگائی کی ڈھولک! تھاپ پر تھاپ
ہے اونچے سُر میں بھی ''خوشحال ڈھولا''
مرے ''اسپید پوشو!'' آؤ ناچیں!
ہوا کھائیں' پئیں پھر ''آنسو کولا''

Why Wine Sale Only?

شراب امپورٹ ہو اور **Ham** ایکسپورٹ
یقیناً ہم بڑے خوشحال ہوں گے
بکثرت **BAR** ہوں اور قحبہ خانے
تو سوچو! کتنے مالا مال ہوں گے؟

حرفِ آخر

رہا یونہی جو دینِ حق سے اغماض
رہے گی ہر طرف شورش و ہلچل
وطن میں امن و رحمت چاہتے ہو؟
نفاذِ آئینِ نبویؐ ہے بس حل!

سب خیریت

اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں
ہر طرف شور، ایک ہنگامہ
مطمئن ہوں کہ "سب ہے خیریت"
دے رہا ہے خبر "خبرنامہ"

کراماتی مناجات

پانی ہے، نہ روٹی ہے، نہ ہے امن و اماں بھی
ہر شعبۂ ملکی میں کرامات کرے ہو
بولوں میں، عبارت میں، حکومت کا ہی چرچا
خبروں کو پڑھے ہو کہ مناجات کرے ہو؟

تف نشۂ قوت

نشۂ قوت! یہی فسطائیت کا ہے مزاج
قدر ہیرے کی گھٹا دو تاکہ سچ معلوم ہو
گوئبلز بن جاؤ، شاید سانچ کو آ جائے آنچ
جھوٹ بولو اس قدر، گویا کہ سچ معلوم ہو

کڑ چھے

ہم وفادار ہیں شہنشاہ کے
یہ سیاست کی Run اینڈ Go تو نہیں
"با ادب با ملاحظہ ہوشیار"
نورتن ہیں، دروغ گو تو نہیں

فرعونِ حاضر

حرف میرا ہی فقط آئین ہے
مونہہ سے نکلا لفظ ہی قانون ہے
میری مرضی کا نہ ہو جو قول و فعل
جسمِ ملت کے لئے طاعون ہے

Absolute Legislation

سیاست جس میں ہو نہ فوج شامل
تو وہ قانون سازی Wrong ہو گی
اگر مانوگے بھولے! تو سمجھا
وگرنہ تیرے سر پر ڈانگ ہو گی

من مانی

ملک فتح کرو بنو غازی
عہدِ جمہوریت رہے ماضی
بھاڑ میں جائے ملک اور مِلّت
من کی مرضی کو بس کرو راضی

اصلی ٹھیکیدار

یہ غازی، مجاہد، یہ مومن، یہ عالم
پرانے زمانے کی ہیں پیداوار
میں روشن خیال و ترقی کا داعی
بس اب ملک و دیں کا ہوں میں ٹھیکیدار

جبلّت کا تقاضا

مجھ کو ہر طور چُکانا ہے اُدھار
یہ جبلّت کا تقاضا ہے میرے ذمے
مجھ کو انکل کی ہے پشت پناہی حاصل
حکم بربادیٔ مِلّت کا ہے میرے ذمے

بے لوث خدمت گذار

خلافِ ملک و دیں روزانہ شوشے
عطا کردہ رہی سر زمیں سے؟
بڑی بے لوث خدمت کر رہے ہو
"پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے"

حِکمت

خلافِ شرع ہو قانون سازی
پھر استعفوں کا On Switch کر دو
اگر ہو Seat چھن جانے کا خطرہ
شریعت Seat پہ قربان کر دو

حقوقِ نسواں بل

آ گیا Bill حقوقِ نسواں کا
مغربی طرز و طور ہوں گے عام
مرد و زن میں نہ ہو گی کچھ تفریق
ماڈرن ہو گیا ہے اب اسلام

Up To Date دور

نبیؐ کا دیں تو ہے صدیوں پرانا
جو ہے اس دور میں افسوں فسانہ
تو اب "روشن خیال اسلام" لاؤ
کہ Up To Date ہے میرا زمانہ

تُف بر تو اے چرخِ گرداں!

اُف یہ ہمدرد مبلغ یہ مقرر کہ مجھے
روشن اسلام کی تلقین ہے ہر بار کرے
فتنہ و شر کی ہے بنیاد وہ تہذیب نوی
جو مجھے دین کی اقدار سے بیزار کرے

خیرالقرون دور؟

اللہ اللہ! وہ دورِ صحبہ کرامؓ
آج روشن خیالیوں کا جنون
سخت اُلجھن میں پھنس گیا ہوں میں
کونسا دور سمجھوں "خیر القرون؟"

اِنتباہ

نہ پاسِ دیں، نہ فکرِ ملک و ملت
صنم کے تابع، مہمل طرفدار
نہ آ جاؤ گرفتِ ایزدی میں
تمہیں بروقت کرتا ہوں خبردار

Beware!

سطحِ آب پر ہیں ہر سُو بھنور
دل میں انجانا خوف و ہیجاں ہے
ناخدا! فکر کر سفینے کی
سرِ دریا شدید طوفاں ہے

دال میں کالا

شعبہ ہائے دِگر تباہ کر کے
عدلیہ پر جو ہاتھ ڈالا ہے
مجھ کو محسوس اب یہ ہوتا ہے
دال میں کچھ ضرور کالا ہے

میرے عزیز ہموطنو!

خود غرض حکمران و شورشِ ملکی
بن رہے ہیں دلیل ہا قاطع
ہیں جو چوپٹ حکومتی شعبے
شاید آنے کو ہے نیا قاتح

Grass Root

جڑوں میں اس طرح بیٹھا ہے مالی
کہ زرد اب گھاس ساری ہو گئی ہے
خزاں کی زد میں ہے گلشن کا گلشن
تو ''مرگِ حالت'' سی طاری ہو گئی ہے

عدل قصۂ پارینہ

آمریت کا اُف یہ دورِ سیاہ
کر دیا غاصبوں نے عدل معدوم
عدل کیوں کر میسر ہو کہ جہاں
چیف جسٹس بھی عدل سے محروم

سرخ آندھی

صاف کوئی شے نظر آتی نہیں
چھا گئی ہیں آندھیاں ہامون کی
عدل ہے مفقود نے امن و اماں
اُڑ رہی ہیں دھجیاں قانون کی

نظریۂ ضرورت

رنگ لائی ہیں مری من مانیاں
قتل کر ڈالا ہے میں نے عدل کو
نظریہ ضرورت کا ہے یارو
تم بھی اب اس قتل کو
گر دو جائز

ناقابلِ غور

طبقۂ قانون داں کا احتجاج
یہ ججوں کے استعفوں کا زور شور
خواہ مخواہ بے جا سا ہے طوفاں اُٹھا
کیوں کرے اس مسئلے پر کوئی غور؟

"زُود پشیماں"

اُلٹ کر نظم و نسق ملک اور عدل
وہ کہتے ہیں نہ پھر آئیں گے پیش
ہماں مشتے کہ آید بعد جنگ یاد
زنند آں خاک را بر کلۂ خویش

اَت خدائی ویر

ظلم اور جبر کے ہتھوڑے ہیں
بے گناہوں کے سر ہی پھوڑے ہیں
اَت خدائی کا ویر ہے الصبر!
ظلم کے دن بہت تھوڑے ہیں

کاٹھ کی ہنڈیا

کس طرح اب پکے گی یہ کھچڑی؟
جب ہے دھوئیں سے ہر طرف اندھیر
دیکھتے ہیں یہ کاٹھ کی ہنڈیا
آگ پر رہ سکے گی کتنی دیر؟

جھنڈی اور ڈنڈی

ہو اگر گارڈ اپنی وردی میں
ریل چلتی ہے اُس کی جھنڈی سے
جونہی وردی اُتار دیتا ہے
نہیں چلتی پھر اُس کی "ڈنڈی" سے

گردشِ ایام

خود غرض اور بے ضمیروں کے لئے
اقتدار۔ اے چرخِ نیلی فام ہے؟
محسنینِ ملک و دیں کے واسطے
کیا یہاں دار و رسن انعام ہے؟

ایسے کو تیسا

ہے مکافات و شامتِ اعمال
گر مسلط ہوں غاصب و جبّار
قوم ہو راہِ راست پر حاکم
مثلِ فاروقؓ و حیدرِ کرارؓ

نادر حکمتِ عملی

لے کے جعلی ڈگریاں قانون کی
"مُرغِ دست آموز" شامل در جلوس
کر کے پیدا "فی سبیل اللہ فساد"
جرم ثابت کر رہے ہیں بر جلوس

Flop Scene!

سر پہ چڑھنے نہ دو وکیلوں کو
کالے کوٹوں سے ہے فضا تاریک
اِن کی صف میں ملا دو کچھ مُفسد
یوں سبوتاژ کر دو یہ تحریک

کرامات

ہر "مرضِ خود کردہ" کا نادر علاج
خوب کرتی ہیں یہ گھاگ ایجنسیاں
سانپ اُدھ موا ہے لاٹھی لاپتہ
واہ "راجہ رام جی" کی ہنسیاں!

نئے ہتھکنڈے

لباسِ شرع میں ارے! "فورس ڈنڈا"؟
عجب اختراع ہے، صنم کے پجاری!
رہے "راجہ راون" کا ہی بول بالا
"نیا دام لائے پرانے شکاری"

واحسرتا

خود غرض، خود پرست، خولِ انا میں بند
"نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں"
"میاں فضیحتو!" ہو کیوں "میاں نصیحتو"؟
نظم و امان و عدل ہے ہر شے حجاب میں

پڑھو کلمہ!

عدالت ملک میں بے دست و پا ہو
تو نظمِ ملک کا حافظ خدا ہے
نپٹنے کا ذریعہ؟ عدل و احسان
وگرنہ ملک پھر شورش زدہ ہے

الٰہی توبہ!

علیحدہ شعبے ہیں فوج اور سیاست
مگر یاں کا اچھوتا رنگ ڈھنگ ہے
الٰہی رحم فرما' میری توبہ!
کہ پہلے ہی سے دُکھتا اَنگ اَنگ ہے

واہ! واہ!

عزتِ نفس اور نظم و نسق ہے
شادماں ہر ایک ہے مامُون ہے
ناخدا کا شکر کس مونہہ سے کروں
واہ! بالادستیء قانون ہے

ٹن ٹن فِش

بیٹھتی جا رہی ہے ہر لمحہ
"گھنٹہ گھر" کے کلاک کی آواز
گونجتی تھی کبھی ٹنا ٹن ٹن
اب ہے نیچے سُروں میں سوز و ساز

Fault In Big Ben

یہ کیا Big Ben میں ہے کچھ Fault آیا؟
کہ ہر اِک نے ہے اُس جانب نظر کی
نہ جانے ختم گارنٹی ہوئی ہے
الٰہی! خیر میرے "گھنٹہ گھر" کی

نوشتۂ دیوار

ظلم ظالم کو ہی ڈبوتا ہے
جیسے فرعون غرق آخر کار
نشۂ اقتدار کے مستو!
"ایں نوشت است بر در و دیوار

"وردی کھال"

خیر سے بن گئی ہے وردی کھال
توبہ! توبہ! یہ شامتِ اعمال
حال پہلے ہی میرا بدتر تھا
کیا اُتاریں گے اب کے اُلٹی کھال؟

کرائے کے قاتل

کس کی شہ پر اور کس کے سائے میں؟
یوں سرِ عام آ گئے قاتل
کوچے کوچے میں اور سرِ بازار
ڈھیر لاشیں لگا گئے قاتل

مجبوری

دھمکیاں قتل کی ہیں زوروں پر
خواہ مخواہ مر کے پھر ہے کیا لینا
قاتلوں کو ہے اب کھلی چھٹی
مجھ کو قاتل کا ساتھ ہے دینا

وعدہ معاف گواہ

بے گناہوں کو پھانسنے کا ہے غم
میں ہوں مجبور کر دے اللہ معاف!
بال بچوں کی جاں ہے مجھ کو عزیز!
بن گیا ہوں گواہِ وعدہ معاف

"نُون غُنا" مُلک

اگر ہو جائے ساقط "نکتہء نُون"
تو پھر وہ "نُون غُنا" ہے وہی نُون
اگر ہو واسکٹ کے نیچے وردی
تو پھر وہ ملک "بے آئین و قانون"

غاصب بہروپئے

آتے ہیں بار بار نیا رُوپ دھار کر
اور زیرِ آستیں وہی خنجر لئے ہوئے
وقفے کے بعد پھر سے ہیں شب خون مارتے
غاصب یہ غارتگر' مجھے بے پا کئے ہوئے

ننگِ دیں ننگِ وطن

قاتل' لٹیرے۔ باغیانِ ملک' بھاگ کر
مجھ کو دیارِ غیر سے دیتے ہیں دھمکیاں
امن و امانِ ملک کی غارت گری کی ہی
تقریر فون پر ہے اور T.V پہ جھلکیاں

چھپکلی

حکومت کے مونہہ میں پھنسی چھپکلی ہے
اگر چھوڑ دے اِس کو جب بھی ہے خطرہ
عجب بوکھلاہٹ کا عالم ہے طاری
نگل لے تو کوڑھی' کہ تب بھی ہے خطرہ

Be Ware!

عدل و حق گوئی جرم گر ٹھہرے
پھر سنبھل کر کسی کے مونہہ آؤ
انتظارِ سحر کرو۔ ورنہ
قتل و اغواء کہیں نہ ہو جاؤ

قانون کی زد

کیا یہاں قانون بھی وہ جال ہے؟
جو ہے چھوٹی مچھلیوں کے واسطے
نفیا ترس تو خونخوار ہے، ڈرتا ہے جال
ڈالفن ہے مستیوں کے واسطے

مصلحت بینی

جرائم پیشہ ور طبقہ سے ڈرنا!
انہیں قابو میں لانا ہے خطرناک
ہو اِن سے "مُک مکاؤ" کا ہی دھندا
کہ اِن کے مونہہ آنا ہے خطرناک

بغیر عصا کلیمی

بنے ہو دیں کے محافظ کہ ہو نفاذِ شرع
جدید دور ہے، اس میں یہ آرزو کیا ہے؟
"عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کارِ بے بنیاد"[1]
فروغ دیں کی، حکومت میں آبرو کیا ہے؟

[1] اقبالؒ

ہو نہ جائے اُسترا

ملک میں شورش و ہر جا احتجاج
راہبر گم کردہ منزل، گم ہے رہ
بیٹھتا ہے جانے کس کروٹ یہ اُونٹ؟
ہو نہ جائے "اِسطرح" یا "اُسترا"

Clean Throw Razor

ربّنا الامان الحفیظ!

محکمے سب معہ پولیس راشی بھی ہیں اور بے لگام
حاکم و عملہ ہے مونہہ زور، عدلیہ محبوس ہے
خود غرض تجار ہیں، راہبر انا کے خول میں
چال ہر شعبۂ ملکی جامد و معکوس ہے

عدل لازمی شرط

حکمراں کو ملک و دیں کا ہو نہ پاس
امن و نظم و عدل ہو جائے گا ناس
نظریاتی مملکت کی شرط ہے
ہوں فقط عبداللہ و "بھگوان داس"[1]

"اللہ کے بندے"

مضبوط معیشت

وطن میں آرڈیننس، ریفرنس کے
دھڑا دھڑا کارخانے لگ رہے ہیں
معیشت کی ترقی اللہ اللہ!
کہ Unit سارے ڈالر "گھٹ" رہے ہیں

انتہائی قابلِ غور

صدر پر جان لیوا کیوں ہیں حملے؟
وطن کو مل رہا ہے کیسا Signal؟
خدایا وہ عطا کر دے بصیرت
کہ ہم سب کا ہو اِک مشترکہ Visual

صلیبی یلغار[1]

بڑے خونخوار ہیں انکل کے Hounds
ہر اِک کی ڈور پر مامور "بردا"[2]
چوکنے ہیں سبھی سگ ہائے تازی
ہیں گردا گرد Bush کے "سیہا مردا"[3]

[1] ہوسِ اقتدار نے ہمیں اس قدر خود غرض اور بے حس کر دیا ہے کہ ہم دشمنانِ اسلام کی ایما اور ان کی خوشنودی کے لئے مجاہدین اسلام کا چپہ چپہ پر کھوج لگا کر انہیں بے دریغ خود ہی چن چن کر ناحق شہید کر رہے ہیں اور کرا بھی رہے ہیں۔ شہیدوں کا یہ خونِ ناحق ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائے گا۔

"حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں"۔ اقبالؒ

[2] غلام یا نوکر جس کے ہاتھ شکاری کتے کی ڈور ہو۔ [3] خرگوش کے شکاریوں کی اصطلاح کہ خرگوش کو Bush یعنی جھاڑی میں ڈھونڈ لیا ہے لہٰذا اس پر کتے چھوڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

دو پیچا پھندا

جو تھا ایک پیچا تو اب دو ہیں پیچے
اُڑانوں کا مجھ کو ہے لے بیٹھا دھندا
اُترتی نہ کٹتی ہیں، اور ڈور مانگیں
یہ پیچا تو اب بن گیا ایک پھندا

حبسِ دَم گھٹ

نہ نشر و اشاعت، نہ گفتار آزاد
حقیقت ہے جورِ ستمگر دبی ہے
عجب دورِ ظلمت ہے، دَم گھٹ رہا ہے
کہ اب سانس لینے پہ قدغن لگی ہے

قتل عام 12 مئی 2007ء

شاہ نادر کا واقعہ تھا کبھی
اب ہے بارہ (12) مئی کا قتل عام
"تلک الایام" ہیں نداولہا
بن گئے خوب History کے نام

ابن الوقت

بادشاہ کا اب سانس ہے رُکتا
موںہہ درباریوں کے لٹکے ہوئے
جاں کنی کا ہی وقت ہو نہ کہیں
اب کہاں جائیں گے یہ بھٹکے ہوئے؟

"میں میں" کہ "توں توں"؟

جانور ہو "ذبیحہ" یا "جھٹکا"
کھال دونوں کی ہی اُترتی ہے
ختم ہوتی ہے اُس کی "میں میں" جب
تان "توں توں" کی پھر نکلتی ہے

نواں نکور واہ!

"جامع مسجد" کے پیش امام ہیں اب
شاید مجبور استعفے کے لئے
آؤ پھر سے کریں وضو تازہ
"نئے قبلہ" کی اِقتدا کے لئے

مہا شکرے

ہر نئے پیش امام کے پیچھے
لطف ہے بس نماز پڑھنے کا
جب تغیر ہے لازم و ملزوم
فائدہ کیا پھر اِک چہ مرنے کا؟

Additional Quota

نظم و اخلاق ہیں رسومِ کہن
ذاتیت کا تو اس میں ہے ٹوٹہ
اہل و نا اہل کی تمیز نہ کر
تاکہ "لوٹوں" کا ہی بڑھے کوٹہ

پگڑی وہی طرۂ نیا

وہ ہی آتے ہیں خیر سے ہر بار
وہ ہی پگڑی ہے "طرۂ ساخت" نئی
میرے مولا بتا کدھر جائیں؟
جبکہ ایسے ہیں "طرۂ باز" کئی

بھان متی کا کنبہ

پتنے اِدھر اُدھر کے سجائے تھے تھال میں
اُڑنے لگے ہوائے فروغ و فراغ سے
سگریٹ کی اِشتہا میں جلایا جو لائیٹر
شعلہ اُٹھا تو جل گئے اُس ہی چراغ سے

استغفراللہ

شریعت کے ہیں اِجرا کے مخالف
کیے جاتے ہیں بے دینی کا سگنل
مری توبہ پہ توبہ! استغفراللہ
کہ بے دیں رائج ہو "قانون جنگل"

بُعد المشرقین

اُنہیں بھاتا نہیں کردارِ اسلاف
جبھی تو اُن پہ اکثر نکتہ چیں ہیں
ہماری اُن سے کیسے نبھ سکے گی
کہ ہم اسلام کے ہی خوشہ چیں ہیں

برہانِ قاطع

تشکّک کی ہو گردا گرد دیوار
تو بے دینی میں سمجھو ہے گرفتار
یقینِ محکم اگر ہو جائے حاصل
تو دینِ حق کا ہوتا ہے علمدار

اندازِ فکر

جو کہتے ہیں کہ دینِ حق ہے Rigid
یہ اُن کی سوچ ہے واہی تباہی
الٰہی فہم دیں اِن کو عطا کر
کہ سیدھی راہ کے ہو جائیں راہی

نورا کشتی

بیاں بازی ہے مثلِ "نورا کشتی"
برائے ڈیل ڈائیلاگ اکسیر
بظاہر ایک دُوجے کے مخالف
درونِ خانہ مانندِ شکر شیر

اسبغول کچھ نہ پھول

یہ Race "میراتھن" کی' اُڑنا پہ پتنگوں کا
بالا ہے اَنا کا بول' ہر سمت فضاؤں میں
محبوس عدالت ہے' بے دست بھی بے پا بھی
قانون کی دھجیاں اُڑتی ہیں ہواؤں میں؟

تخت پھر تختہ

مفادِ ملک سے رغبت' نہ دیں سے
ہوں تابع مہمل و اغیار بستہ
مری یہ دُور اندیشی تو دیکھو
مقدر تخت ہے' زاں بعد تختہ

حفظِ ماتقدم

ملوکیّت بنامِ طرزِ جمہور
انانیت کا ہے روشن سویرا
نظامِ مصطفیٰ ہرگز نہ آئے
کہ اُڑ جائے کہیں "فصلی بٹیرا"

انمول معیشت

بنائیں کیوں ہم آبی ڈیم بھولے!
یہی نسخہ تو وجہء ابتری ہے
وزیروں کی ہو بس فوجِ ظفر موج
معیشت کی اِسی میں بہتری ہے

تزکیہء نفس

تزکیہء نفس ہے روزے سے
ڈیم ہرگز نہ بننے دو جانی!
روزہ رکھنے پہ ہوں گے سب مجبور
جب نہ ہو گا وطن میں آن پانی

مرگھٹ

خوب و نا خوب کی تمیز نہیں
مملکت کا نظام چوپٹ ہے
بے حسی، دُون ہمتی دیکھو
اب وطن بے بسوں کا مرگھٹ ہے

حرماں نصیبی

اتحاد مبارک فرنگیوں کیلئے
کہ متحد ہیں کفّار مومنوں کے خلاف
جب اقتدار مقدّم ہو حکمرانوں کو
ہو کیسے عالمِ اسلام دشمنوں کے خلاف

واہ ڈھول! ہائے پول

بج رہے ہیں ریڈیو TV پہ ڈھول
شعبہ ہائے ملک ہیں مضبوط Whole
ہل رہی ہیں جبکہ بنیادیں تمام
کھل رہے ہیں خود بخود ہی سارے پول

اپنے پاؤں پہ کلہاڑی

تباہی کے دہانے پر وطن ہے
وسائل کا لتاڑہ ہو رہا ہے
منافع بخش ادارے بک رہے ہیں
معیشت کا کباڑہ ہو رہا ہے

طفل تسلیاں

فریب اور جھوٹ کے جھانسے پہ جھانسے
بیاں بھی شعبدہ بازیٔ اعداد
حقیقت چھپ نہیں سکتی کبھی بھی
علی الاعلان ظاہر خود ہے بیداد

مالشی ٹولہ

کر کے خالی ریاستی جھولا
گائے جاتا ہے ڈھولے پہ ڈھولا
اللہ اللہ! نشے کی بدمستی
واہ! شہ کا یہ "مالشی ٹولہ"

واہ سجناں واہ!

گلے میں Boss نے باندھی ہے ٹلی
جبھی تو ڈالتا پھرتا ہوں جلی
میں قربان اُن کے جب کہتے ہیں مجھ کو
بڑے ہی پیار سے وہ، "شیدا ٹلی"

مشتری، ہشیار باش!

شکاری کی ہے گو وردی سے خائف
بنائی جا رہی ہے لومڑی راہ
پھنسا کر چکنی باتوں میں شریفو!
اُچھل کر شاخ پر بیٹھے گی رُوباہ

نیچی مونچھ

یہ دراندازیاں، نیٹو کے حملے!
مری غیرتِ ملی داؤ پہ ہے
ہوا ہوں جب سے خودغرض اور بے حس
مرا ہر مسئلہ "اُلجھاؤ" پہ ہے

مسلم آزاری

جو رُشدی کو خطابِ Sir ملا ہے
"جہاد آمادہ"، ہر مومن کو کر دو!
یہی اب قولِ فیصل ہے فرنگی!
کہ اِس ملعون کا فی الفور سر دو

لذیذ العزیز بجٹ

مہنگائی سے مرے نہیں سارے ابھی غریب
اور کافی کم ہے شرحِ اموات خودکشی
لاؤ اب ایسا آئندہ کا پُرکشش بجٹ
ہر اِک غریب زندگی ہارے خوشی خوشی

شہید مہنگائی

ہے عمرہ و حج میں حجامت مبارک
سخاوت مبارک، عبادت مبارک
شہادت کا رتبہ عبادت سے بڑھ کر
"شہید Dearness" شہادت مبارک!

روشن خیالی

ہو دیں "روشن خیالی" آغا خانی
"اتاترکی" ہو طرز حکمرانی
فرنگی مولا ہو دشمن مسلماں
اسی میں شادمانی، کامرانی

Waring

اُتاروں گا کبھی بھی میں نہ وردی
مجھے کرتے ہو تم ننگا دھڑنگا؟
رہو گے پھر اِدھر کے نہ اُدھر کے
کچھ ایسا ڈال جاؤں گا اڑنگا

Emergency

مریضوں کی یہ ایمبولینس روکو!
مجھے کرتے ہو کیوں تم کارنر میں؟
خدارا Emergency میری دیکھو
مجھے جانا ہے بیوٹی پارلر میں

ہار جیت

ٹیم ہاری ہے جو کرکٹ میچ
تھیں نمازیں شکست کا باعث
واہ! اربابِ اختیار کا فتویٰ
ہار "پیشِ خدا نشست" کا باعث؟

سایۂ عاطفت

جس کی لاٹھی اُسی کی ہے بھینس
مستند یہ اصول و یونیفارم
میرے سر پر سدا رہے قائم
سایۂ عاطفت بہ یونیفارم

عزت مآب قانون دان جی!

قانون ناک موم کی' قانون دان جی!
اِس کی ہر ایک شق کا ہی کلیہ بگاڑ دو
غاصب کا غصب جائز ہے یہ تسلیم کرکے پھر
آئینِ ملک کا ہی بس حلیہ بگاڑ دو

انحرافِ اصول

خواہ مخواہ چارہ ساز کرتے ہیں
انحرافِ اصول کی ہی بات
مسئلہ "خود ارادیت" ہے کشمیر[1]
مطلقاً دو نہ Options کے ہات

[1] بمعنی کشمیر

نگاہِ لطف برحالِ زاراں

بے بسوں کا حال وہ سنتے رہے
ہنس ہنس کر دانت دکھلاتے رہے
جب نگاہِ لطف فرمائی' تو ہم
تھانے میں' پھر جیل میں جاتے رہے

کھوٹے بھی کھرے

"مہربانوں" کی ہی عنایت سے
دین و دنیا کے کام بنتے ہیں
وہ بازار اسمبلی کا ہے
"کھوٹے سکّے جہاں پہ چلتے ہیں"

مخلوط اسمبلی

ہیں سرِ عام اسمبلی میں بھی
رسم و راہِ فرنگیان و یہود
فحش جملے، اشارے نازیبا
صنفِ نازک کا رنگ لایا وجود

ٹوٹہ

مردِ نااہل ہو گئے یارو!
صنفِ نازک کا بڑھ گیا Quota
ہیجڑوں کا جو شور برپا ہے
شاید لوٹوں کا پڑ گیا ٹوٹہ

کمزور چُولیں

جو حرص و زر کی کلیاں کِھل گئی ہیں
تو گویا نعمتیں ہی مِل گئی ہیں
ہوا ہوں جب سے دلدادہ ڈالر
تو کیوں غیرت کی چُولیں ہل گئی ہیں؟

موجاں اِی موجاں

برائے خاتمہ بے روزگاری
پولیس شعبے میں ہوگی عام بھرتی
اِدھر "ناؤٹ دھندا" بھی چلے گا
اُدھر خوشحال ہو جائے گی دھرتی

حقِ خدمت

پولس کرتی ہے خدمت اور حفاظت
عوض ہے مال پانی اور خرچہ
نہ ہو گر حقِ خدمت استطاعت
ڈکیتی پر بھی چوری کا ہے پرچہ

حرکت میں برکت

ڈکیتی، قتل کی تھانے رپٹ پر
زہے قسمت کہ ہے پولیس حرکت
جو ہے مظلوم کے گھر روز ڈیرا
تو خوب ہے مال پانی کی بھی برکت

Prompt Action

پولس Patrol کاریں تو نہیں؟ جو
مسلسل ہارنوں کے راگ نکلے
اِدھر نفری Attention ہو رہی ہے
اُدھر ہیں وارداتی بھاگ نکلے

ماہرانہ تفتیش

محرّر تھانہ ہوں، قانون داں ہوں
نہیں قاتل، وڈیرا چوہدری جی
دفع ہو جا ارے کمیں کمینے!
یہ ایکسیڈنٹ ہے یا خودکشی ہی

جائز ناجائز

او منشی! تم ہو ادنیٰ سے ملازم
تمہیں ہے ایک Rupee بھی نہ جائز
مگر ڈیڈی کو جائز لاکھ بخشش
کہ وہ ہیں افسری عہدے پہ فائز

ناکے ڈاکے

چور ڈاکو کا پتہ کر کے لکھواؤ رپٹ
ورنہ سائل کو پکڑ لیتی ہے ڈاکے پہ پولس
اپنی جیبوں سے رہیں شہر میں راہی ہشیار
صاف کر لیتی ہے جیبوں کو ناکے پہ پولس

Better Half Publicity

N.G.OS پی پی سیاست۔ اُف یہ نسواں کے حقوق
فلم۔ شوبز اور رسالوں میں بھی عورت، "اشتہار"
ریڈیو۔ ٹی وی پہ "زن بے پردگی" فیشن بنی
ہائے! ہر شعبے کے ہے اعصاب پہ عورت سوار

Drop Scene

Deal کی Chain میں تناؤ نہ تھا
چڑھ سکیں بوگیاں نہ پٹڑی پر
ٹھپ ہوئی تخت و تاج بندر بانٹ
بیل کیسے یہ چڑھتی چھتری پر؟

مالشیئے

کون ہے چیچا جی کے چرنوں میں؟
شاید اُن کا ہی کوئی سالا ہے
مٹھی چاپی کی اس تھپا تھپ نے
جسمِ ملت جھنجھوڑ ڈالا ہے

ہائے کرسی!

ہے مہاجرت مالشی کا کمال
آئے ہرگز نہ "اقتدارِ زوال"
چاہئے مُہرے بساط پہ لانا
تاکہ باسی کڑھی میں آئے اُبال

سجن چِھتنا؟

نجس ہے میرے ہاں گائے کا پیشاب
پوتّر تیرے ہاں۔ پھر کیوں ہے چِھتنا؟
نباہ اپنا ہے ناممکن دھرم داس!
نہیں قارورہ ہم دونوں کا ملتا

تخت اکال متّر

گرُسنگھ کے متّروں کو کیا دور کی سوجھی ہے
ننکانہ ہے غیر آباد گر سکھ نہ ہوں آباد
رنجیت کہ تارا سنگھ من موہن یا کوئی سِنگھ
ہے ''تخت اکالی'' کی۔ خاکم بدہن بنیاد

امن پسند مورکھ

مری چُندیا پہ بارش تھپڑوں کی
کبھی ہر عضو پر اک ضربِ کاری
میں اُن کی ہر ادا پہ واری جاؤں
بُسورے مونہہ بھی ہیں پر آنکھ ماری

ہندو مسلم بھائی بھائی

بسنتوں کا تو ہے جشنِ بہاراں
دسہرے۔ ہولی کا ہے حال مندا
یہ فتویٰ: ''اِخوۃُ المومن ہے ہندو''
ملے کس سے ''شری سرکار چندا''؟

مولوی سے مالوی

رہا جب تلک صرف مُصلے کا مُصلا
مری روح میں ''مولوی'' کا تھا ڈیرا
بھجن ''چانکیہ جی'' کا جب سے ہے گایا
تنِ نو میں ہے ''مالوی'' کا بسیرا

حاجتِ مشاطہ

یاں نکاح خواں اور براتی منتظر
رات کے بھی اب ہیں بارہ بج رہے
اور واں دلہا دلہن خیر سے
ہیں بیوٹی پارلر میں سج رہے

بندھن چوچلے

بھیا جی بن کے مہاجر لائے ہیں
خوب تحفہ ہندوآنہ رسم کا
تیل مہندی، مائیوں کی بزم سے
تہ و بالا اہلِ خانہ نظم کا

غربت مٹاؤ

نہ پنشن اور تنخواہیں بڑھاؤ
غریبوں کو نہ یوں سر پر چڑھاؤ
مریں گے بھوک، مہنگائی سے خود ہی
اِسی حکمت سے ہی غربت مٹاؤ

لمبے اِی نوٹ

خوب پیّو، خوب چکّو، دُختِ رز
مال و زر، لاکھوں نوں مژدہ حضور!
سر کڑاہ میں، گھی میں پانچوں انگلیاں
ناچیئے پھر زن کے سنگ، آئے سرور

واحسرتا!

یہ لال مسجد پر تیغ بازی
ضد ہے اَنا کی یا چالبازی؟
نے دُور بینی نے دُور اندیشی
"نے مہرہ باقی نے مُہرہ بازی" اقبالؔ

میراتھن Race

''مراتھن ریس'' اک دلچسپ فن ہے
بڑا گھمسان تہذیبوں کا رن ہے
زرینہ! دوڑ کر ''لنا'' سے لپٹیں
کہ اک تیرا ہے تھن، اِک میرا تھن ہے

اطلاقِ شرعی

''زنانے'' اور ''زنانی'' Race ہو گی
مگر ہو گی علیحدہ، با طنبورہ
جو اَب ''ایماء قاضی'' بھی ہے شامل
''شرع'' کا ہو گیا اطلاق پورا

پتنگ بازی

''حقیقت رائے'' تھا گستاخِ سرکارؐ
اہانت میں ہوا واصل جہنم
پتنگوں کا ہے تہوار اُس کی برسی
کہ یوں اُڑتا رہے ملعوں کا پرچم

بسنت مقدس

عدالت جس قدر چاہے ہو اعلیٰ
وزیر اعلیٰ کا اُس پر حکم بالا
مقدس ہے بسنتوں کا یہ تہوار
اُڑیں گی یاں پتنگیں لا محالہ!

''فرج'' اور فرض چھتا

بھاشن ''مہاتما'' کا تھا اپنی دیویوں کو
''فرج'' اپنی تم بچاؤ ''فرج'' اپنا ہم بچا ئیں
مُسلے کی کیوں ہے چھتا؟ بھارت کی ''گاؤ ماتا''!
''فرج'' اور ''فرض'' اپنے خود ہی بچا نہ لائیں؟

کسبِ کمال

قبضہ و رسہ گیری و مکر و فریب ہمہ
فن ہا، کہ بے نیاز زِ سود و زیاں شوی
دیگر فنون ہیچ، تو ماہر ہمی بشو
"کسبِ کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شوی"

پرائیوٹ کلینک

فزیشن تک نہ جب ہوئی رسائی
تو پھر بے ساختہ نکلی تھیں آہیں
ملا خفیہ پتہ "ذاتی مطب" کا
اُڑی چہرے کی رنگت اور ہوائیں

بکارِ خاص سرکار

وہ ہیں سرکار جی کی سسٹر جی
اور میں اِک میونسپل دائی
اَپ گریڈ ہو گئی ہیں پھر وہ مزید
کاش ہوتی مری بھی شنوائی

من تو شدم تو من شدی

برابر زن و مرد کا ہے زمانہ
تو دونوں ہیں اب ساتھ شانہ بہ شانہ
کٹا دی ہے گُت اس نے، سر بھی ہے ننگا
زنانی ہے نا زَن، تو مرد ہے زنانہ

غورطلب

قتل، ڈاکہ، زنا و بدامنی
ملک بھر کی فضا مکدر ہے
آؤ مل بیٹھ کر سبھی سوچیں
کیوں ہمارا ہی یہ مقدر ہے؟

الٰہی توبہ!

مجھے مہنگائی نے ہے مار ڈالا
کہ روٹی کپڑے کی ہے سخت تنگی
اِدھر فاقہ اُدھر غائب ستر بھی
اگر "مسلم" کو ڈھانپوں "لیگ" ننگی

باقی سب خیریت

نہ روٹی نہ کپڑا، نہ دارُو نہ گھر گھاٹ
نہ بجلی نہ پانی، نہ ایندھن میسر
مرے چارہ سازوں کو جاکر بتا دو
علاوہ ازیں "خیریت" ہے سراسر

فضیلت کونسی؟

اِدھر موبائیل ٹیلی فون گھنٹی
اُدھر قرأت نمازِ با جماعت
بڑی ہی کشمکش میں ہے نمازی
ضروری کون سی ہے اب ساعت؟

متقی

رسیا تھا فلمی Song کا، اے وَن تھا ڈانسر
پھر تاش میں Flash کا بھی مردِ فرد تھا
کیسٹ بدل رہا تھا کہ اُف! کار اُلٹ گئی
حق مغفرت کرے، بڑا ہی "نیک مرد" تھا

Once a Weak

اپنا ہے لنچ پیزا و برگر پر منحصر
Oven تو گھر میں تپتا ہے ہفتے میں ایک بار
Couple کلب اور Job میں مصروف اس قدر
"اک ساتھ وقت" کٹتا ہے ہفتے میں ایک بار

عریاں پسندی

بُری لگتی ہیں کیوں تجھ کو اے مُلّا!
یہ کیبل اور ڈِش اینٹینا چلمیں
ہوا ہوں فطرتاً پیدا جو ننگا
مجھے مرغوب ہیں بس ننگی فلمیں

مصروفیت

ہیں صاحب میٹنگوں میں گپ اُڑاتے
تو بیگم ہیں Busy کیبل کے ناتے
اُدھر مکتب میں بچے بھی ہیں مصروف
کہ "Sir جی" ساتھ ہیں پکنک مناتے

خوشحال برکتیں

عجب موبائیل Phonic رحمتیں ہیں
عجب گفت و شنیدی فرحتیں ہیں
ڈکیتی، قتل اور دیگر جرائم
غضب خوشحالیوں کی برکتیں ہیں

مثالی دور

نہ قتل، اغواء، زنا، چوری نہ ڈاکہ
نہ رشوت اور سفارش کا نشاں ہے
ہر اک شعبے کا نظم و نسق بہتر
وطن میں ہر جگہ امن و اماں ہے

ماحول آلودگی خاتمہ

ہر اک صنعت سے پیداوار رُوٹھی
معیشت کی کمر بے شک ہے ٹوٹی
دھڑا دھڑ کارخانوں کی ہے بندش
چلو آلودگی سے جان چھوٹی

شوگر کا علاج؟

شکر ناپید کرتے جا رہے ہو
ذیابیطس کا ہے حفظِ تقدّم؟
جزاک اللّٰہ فی الدارین خیرا!
شکر سازان و تجّار المکرّم!

آسان موت

تنگدستی، غم و الم میں بھی
رحمتوں کی دعائیں شافی ہیں
موت کی بددعائیں کیوں مانگوں
میری ملکی دوائیں کافی ہیں

گرگٹ رنگ نرخ

تاجروں کی یہ مہربانی ہے
کہ بدلتے ہیں نرخ صبح و شام
محتسب کا نظام بھی مفقود
خوف خلق ہے، نہ خوفِ ذوالاکرام

تاجرگردی

تاجروں کے ہیں دلفریب انداز
نرخ مرضی کے، شے بھی مرضی کی
چیز کو چھونے تک نہیں دیتے
قلعی کھلتی ہے شئے فرضی کی

من مانی

ملاوٹ، ہیرا پھیری کے نفع سے
میں روز افزوں جیبیں بھر رہا ہوں
عذاب نار کا تم کو ہی ڈر ہو
مجھے کرنے دو جو کچھ کر رہا ہوں

یورپ پلٹ کا پیغام

ع سن لو مری بھی دل جو حقیقت طراز ہے

نفس اور دل کا یہ رنگیں فسانہ — "لہو گرم رکھنے کا ہے اِک بہانہ"
نفس مجھکو پیارا، تمہیں فکر دل کی — نفس یا کہ دل کا ہے گویا منانا
میں "یورپ پلٹ" ہوں تو "مکہ پلٹ" ہے — مرا نقد سودا، تمہیں کل ہے پانا
یہ کل تو کسی نے بھی دیکھا نہیں ہے — عمل یہ حقائق سے آنکھیں چرانا
ذرا میرے یورپ میں آ کر تو دیکھو — کہ مذہب ہے افیون یا اِک فسانہ
تری سلسبیل اور کوثر و تسنیم — فقط دل لبھانے کا ہے اِک بہانہ
مری یہ برانڈی، یہ جن اور پکوڑا — حیات آفریں اور سکوں کا خزانہ
یہ جنت کی حوروں کے کیوں منتظر ہو؟ — میسر یہیں جب ہیں حوریں یگانہ
ڈرنکنگ، کِسنگ اور ڈیٹنگ سرِ عام — تو ہر گھر ہے اِک Bar اور جوا خانہ
ہے کافر و مشرک سے میرج بھی جائز — فقط شرط ہے، اُس پہ دل کا ہی آنا
سبق Sex، چائیلڈ ہُڈ میں ہے ملتا — کہ میرج سے پہلے ہو قائم گھرانہ
سومنگ کے ہیں پُول، ننگے نہاؤ — تو سن باتھ بھی Beach پر بیکرانہ
کسینو میں ڈالر لٹاؤ، کماؤ — یہ جواء نہیں It,s fate آزمانا
مسز بھی ہیں آزاد، مسٹر بھی آزاد — فرینڈ اپنے گھر اور کلبوں میں لانا
نہ فکرِ حلال و حرام اور جائز — جو چاہے کرو تم، نہ قدغن نہ طعنہ
نہ مم ڈیڈ کا ڈر نہ سوسائٹی کا — ہیں آزاد سب اور مہذب زمانہ
اگر ڈیڈ مم اپنے بچوں کو ٹوکیں — تو اس سرزنش کی سزا جیل خانہ
عطا یاں پہ حاضر، جزا، وعدہ فردا — تو کیوں بے بسی میں امیدیں بڑھانا؟
ڈراتے ہو کیوں؟ نارِ دوزخ سے مجھ کو — عبث ہے یہ قصہ، مرے مونہہ نہ آنا

اِسی زندگی میں یہیں عیش کر لو!
پلٹ کر نہیں ہم کو پھر یاں پہ آنا

فرزندِ حکیم الامتؒ کی خدمت میں

ملا کہاں سے یہ تجھ کو؟ اے پورِ "عالی دماغ!"
جدیدیت کی گھٹا ٹوپ ظلمتوں کا سراغ
"شراب بیچو کہ خوشحال ہو گا اپنا وطن"
یہ سوچ زیبا اُسے' ہو جس کا ملحدانہ دماغ
حرام شے کی تجارت حرام' مومن کو
یہی ہے حکمِ خدا' کہ لازم ہم پہ بلاغ
علومِ دیں پہ نہیں ہے جو دسترس تم کو
خراب کرتے ہو کج بحثیوں سے یونہی دماغ
مجھے ہے حیرت' اثر کس کا ہے؟ معاذ اللہ
"خراب کر گئی؟ شاہیں بچے کو صحبتِ زاغ"
نفس کی نشوونما ہے عارضی فانی
بہ "امر" روح کی بقا' جلاؤ "قلب چراغ"
دعا تھی حضرتِ اقبالؒ کی یہ تیرے لئے
"خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ"
مری دعا ترے حق میں ہے' اے عزیز القدر!
خدا کرے کہ بڑھاپا بھی ہو ترا بے داغ
پدر کا قول بھی سن لو! ذرا بہ قلبِ سلیم
مرے حضور! وَمَا علینا اِلاَّ البلاغ
وہ قولِ فیصل و آخر' وہ نکتہء ایماں
کمالِ عشق و محبت' کہ معرفت کا سراغ
"بہ مصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ اُو نہ رسیدی' تمام بولہبیست"

''روشن خیال ماڈرن اسلام''

پیشِ فرنگ نعمتِ ایماں اچھال دو
دیں ''ماڈرن اسلام'' کے سانچے میں ڈھال دو
صدیوں پرانا ہو چکا اللہ کا کلام
تعلیم کے نصاب سے قرآں نکال دو
فقر و غنا اور غیرتِ ملّی کے درس کو
گردابِ سیم و زر کی محبت میں ڈال دو
اسلام کی سعادت و حقانیت کا نُور
مسلم کے خون اور رگ و پے سے نکال دو
بے نصب العین زندگی' بے کار مشغلے!
آیہء ماسعیٰ کو پسِ پشت ڈال دو
احساسِ ذمہ داری و محنت' لگن کا توڑ؟
ہر کوششِ امروز کو فردا پہ ٹال دو
پیدا کبھی نہ دل میں ہو عشقِ محمدیؐ
جوہرِ اصل و غائیتِ حقی اُبال دو
الحاد کی ہی آتشِ سیّالِ دل فریب
جامِ سفالِ مسلم سادہ میں ڈال دو
باقی رہے نہ فرق حلال و حرام کا
ابلیس کے نظام میں ملت کو ڈھال دو
تجدید کے عمل سے مشرف ہوں اہلِ دیں
ذہنوں کو آبِ دستِ صنم سے کھنگال دو
ہو جائیں خوب' خوئے غلامی میں پختہ تر
اب نسلِ نو کو مادیت کا ہی مآل دو
کیا ہی جلالی اور جمالی ہے ''حرزِ خاص''
خاور گریباں چاک میں سی کر سنبھال دو

کیا دیکھتے؟ مگر دیکھتے رہے

وہ اپنی بانکپن کی پھبن دیکھتے رہے
ہم اُن کی ہر ادا کے جتن دیکھتے رہے
نے کارواں کی فکر، نہ منزل کی کچھ خبر
حیرت سے راہبروں کے چلن دیکھتے رہے
گم کردہ راہ، بے حس، نہ اور کا خیال
اپنی ہی خود فریب پھبن دیکھتے رہے
درمانِ زخم کی بھلا اُن کو تھی کیا پڑی
ہم بے علاج زخمِ کہن دیکھتے رہے
غیرت کی موت، مصلحت وقت ہی تھی کیا؟
پیشانیٔ صنم کے شکن دیکھتے رہے؟
وہ نرم گرم تھپکیاں، خالی تسلیاں
گویا نئے شگون و شکن دیکھتے رہے
جن سے دلی یگانگت، فطرت کے تھی خلاف
طرہ ہے یہ، اُنہی کی لگن دیکھتے رہے
اسلام کے اقدار پر کافر تھے ڈاکہ زن
روشن خیال، مست مگن دیکھتے رہے
قرآن اور حدیث پر طغیانِ بدتمیز
یہ لب بہ مُہر اُن کے جُتن دیکھتے رہے
وہ غازیانِ قوم ہی تقدیر ساز۔ جو
زورِ عمل سے زیرِ زمن دیکھتے رہے
خاور یہی ہے چشمِ بصیرت؟ کہ جس کے تحت
تم دشمنانِ دیں کو سجن دیکھتے رہے

☼

"مارشل لاء" اَدوار

شہنشاہیت علّتِ خود سری ہے
کہ "لاٹھی" علامتِ کشور گری ہے
ہوس ملک گیری و کشور کشائی
اَنا کی ہی دراصل اِک خود سری ہے
"انا" کے جنوں کا جو ہو جائے غلبہ
تو پھر مارشل Law اُس کی کڑی ہے
جو کرتے ہیں اکثر فتح ملک اپنا
یہ سالار اعظم کی "حکمت گری" ہے؟
"جہادِ شرع" کی شرائط ہوں پوری
تو قبضہ ہے لازم ضرورت کھری ہے
ہو جنگل میں منگل کا قانون نافذ
تو "ٹک ٹک بدیدم" رعایا کھڑی ہے
"سدا زندہ عالم پناہ!" کے نعرے
خوشامد کی ہر سمت صنعت گری ہے
ہمہ نورتن دست بستہ ہیں ہمراہ
نئے فاتح اعظم کی بس برتری ہے
ہو تختِ معلّٰی مبارک سلامت!
اسی بختور کی ہی بس چاکری ہے
ودھائی ودھائی! نمستے نمستے!
کہ سَت واہ گرو اور ست ہی ہری ہے
گیا دورِ جمہوریت اُف! یہاں سے
کہ سالارِ اعظم کی ہی سروری ہے
"خلافت" ہمیں کیسے راس آئے خاور!
وہ "الارض لِلہ" وہ "ھُو سروری" ہے

خوشحال وطن

بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!
جگالی پان کی، گل گونہ پچکار
زباں قینچی کی مانند تیز طرّار
کہیں لسّی بمعہ مکھن، کہیں پر
تڑاموشا کی پچکاریء نسوار
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!
کوئی لوٹا، کوئی تھالی کا بینگن
حباب آسا طبیعت، نے وضعدار
نہ فکرِ فردا ہے، نہ ہوشِ امروز
نرالی وضع ہے، انمول اقدار
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!
اگر بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا
نفع خوروں نے کی ہے خوب یلغار
جو ناپ اور تول کم، اشیا بھی ناقص
گرانی کا بھی روزانہ نیا وار
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!
ملازم پیشہ بھی اب مطمئن ہیں
کہ ہر ممبر بنا لاکھوں کا حقدار
گئی بیروزگاری بھی وطن سے
وزیروں اور مشیروں کی ہے بھرمار
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!

کسی کی شعبدہ بازیء اعداد
کسی کا طرزِ جمہوری طرح دار
کبھی وعدہ تسلی کا ہے معجون
کبھی تریاقِ فدویتِ اغیار
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!
نصابوں سے حذف آیاتِ قرآں
کہ ہو نہ دیں سے نسلِ نو خبردار
شریعت سے رہے نابلد ملت
مسلمانی بہ قول است نہ بہ کردار
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!
نہ بے دینوں نہ گستاخوں پہ قدغن
نہ بینِ کفرِ مرزائی پہ تکرار
حمیت اور غیرت دیں کی مفقود
نہ پاسِ حرمتِ آں نور الانوار
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!
رسوم کافرانہ کا تحفظ
فحاشیٔ قتل کا بھی گرم بازار
پدر مادر ہے گویا ہر اک آزاد
اِسی حریّت کا تھا کیا طلبگار؟
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!
اُدھر چین کے قتلِ عام مسلم
اِدھر ہے بھائی چارے کی ہی چمکار
نہ "دہشت گرد" و "مردِ حُر" میں تفریق
صنم کے حکم پر اپنوں پہ تلوار
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!

ملوکیت کا سودا چشمِ بد دور!
یہ وردی ہو کہ با کرتہ و شلوار
"وہ آئے آئے" اور "وہ جائے جائے"
نہیں اِن نعروں سے ہم کو سروکار
بڑا خوشحال ہے میرا وطن زار!

....

نیا گانِ کہن کے دیں کا داعی
بنائے لا الٰہ کا تھا علمدار
حصولِ ملک کا مقصد یہی تھا
"نظامِ مصطفیٰ" سے ہوں ثمر بار
کہ بابرکت و خوشحال ہو وطن زار!
حذر ازِ بطشِ ربّ وعدہ وفا کن!
کہ خاور سخت ہے بطشِ کردگار
بہ آوازِ ضمیرِ قلب بر خیز!
جہادِ نفس کن! مقصد برآر!
کہ بابرکت و خوشحال ہو وطن زار!

☆

دُرگت

کبھی جمہور خوابوں نے ہے مارا　　کبھی شخصی سرابوں نے ہے مارا
جواب ان سے تُو ئی مولا طلب کر　　مجھے کیوں "لاجوابوں" نے ہے مارا

غمِ اندروں

حمیّت ڈالروں میں کھو گئی ہے　　تو ملّت تان کر اب سو گئی ہے
یہ مانا اِس کا عادی ہو چکا ہوں　　طبیعت مضمحل کیوں ہو گئی ہے؟

☆

کوئلوں کی دلالی

ٹیڑھی تھی فطرتاً ہی' دباتا نہ دُم کو میں
پاؤں میں اُن کے پڑ کے' ہلاتا نہ دم کو میں
دُم اُن کے روبرو تو اُٹھانا ہی جرم تھا
ہوتا اگر شعور اُٹھاتا نہ دُم کو میں
مانا کہ اُن کو صرف ہیں ''دُم کٹے'' عزیز
ٹانگوں میں اُن کی گھس کے کٹاتا نہ دُم کو میں
اُن کی نگہ میں ''جوہرِ قابل'' یہی تھی جنس
یہ ''تیرہ بخت'' کاش! دکھاتا نہ دُم کو میں
اِس جنس کا مقدر تھا رسوائی اور موت
افسوس موںہہ میں موت کے لاتا نہ دُم کو میں
پورا کرا کے Target آنکھیں ہیں پھیر لیں
وا حسرتا! ذلیل کراتا نہ دُم کو میں
راندے ہوؤں کے Batch سے اب لا رہے ہیں ایک
یہ جانتا اگر تو بچھاتا نہ دُم کو میں
اُن کی جھڑک پہ ڈر کے بھگوڑوں سے Deal ڈھیل
کردار' یہ اصول' دکھاتا نہ دُم کو میں
اب دُم دبا کے بھاگنے کی راہ بھی نہیں
دہلیزِ ''یار مار'' پہ لاتا نہ دُم کو میں
واہ چشمِ نیلی فام! واہ چرخِ نیلی فام!
گردش میں تیری آ کے' کٹاتا نہ دُم کو میں
خاور! یہی تو غیرتِ ملی کی موت تھی
احساس تھا کہاں؟ کہ ہلاتا نہ دُم کو میں

سب کچھ سمیٹ کر پیارے چلے گئے
اپنے ہی کر کے وارے نیارے چلے گئے
حرص و ہوائے مال و زر اور تخت کے لئے
قدموں میں دین و ملک لتاڑے چلے گئے
خطرۂ احتساب کو نزدیک بھانپ کر
دار و رسن کے خوف کے مارے چلے گئے
ہم بے بسوں اور عاجزوں کو چھوڑ چھاڑ کر
چپکے سے دُم دبا کے' دُلارے چلے گئے
شاہ کے غلام تھے تو اُن کی وفا تھی شرط
اُن کے ہی کام کاج سنوارے چلے گئے
آنا جانا خیر سے سگنل کے تحت تھا
بھکتا کے 'Turn' راج دُلارے چلے گئے
رانڈے بھگئے تھے گر' کہ رونڈا گیا تھا گھر
مردانگی تھی؟ مثل کنوارے چلے گئے
اب پھر دکھا رہے ہیں ہمیں سبز باغ' جو
دن کو دکھا کے چاند ستارے چلے گئے
"شاہ گر" کے حکم سے خبر آنے کی ہے جو گرم
دعوئے محاسبے کہاں سارے چلے گئے؟
قانون احتساب کے پُرزے اُڑے تو ہم
مونہہ کو چھپائے شرم کے مارے چلے گئے
بے ضابطگی و عیش کا حامل "دراز دست"
بے بس غریب زندگی ہارے چلے گئے
حسِ زیاں و غیرت ملی نہیں رہی
زندہ تو ہیں پہ موت کنارے چلے گئے
خاور یہ تیری بے حسی' پامالیٔ اصول
واحسرتا! انصاف کے دھارے چلے گئے

معمارِ حرم بر خیز

خوشحال ہے پاکستان؟ گہوارۂ امن آمیز؟
اسلام کا قلعہ ہے؟ ہر خصم ہے لرزہ خیز؟

ہر خسرو کا دورِ عہد' تا فاتحہ نو یلغار
پھر اپنے نصیبوں میں' ہنگامہ رُستا خیز
شطرنج کی بازی ہے' شاہی بھی وزیری بھی
شاطر کی ہی مرضی سے' ہر مہرہ ہے حرکت خیز
افرنگ کی ایما پر' عہدوں کی ہے بندر بانٹ
خود غرضی و نامردی' حکام کی دستاویز
تھالی میں جو سجتا ہے' ہر بار نیا بینگن
مرغوب وہی بھرتہ' صاحب کا جو دِل آویز
لوٹوں کے لڑھکنے کا' اِک طرفہ تماشا ہے
کمہار بھی حیرت زا' کیا خوب ہے ریزہ خیز
ہر روز کی مہنگائی' لاتی ہے پیامِ موت
غربت کو مٹانے کا اِک نسخہ زہر آمیز
تقریرِ رسیلی کے آثار ہیں خواب آور
اُف سامری جادو کی تاثیرِ سرور آمیز

اعمال کی شامت کے' گویا ہیں یہ نشتر تیز
معمارِ حرم بر خیز! معمارِ حرم بر خیز!

اب گھاس کی جڑ سے ہی' جمہور تماشا ہے
جنگل میں یہ منگل کا' اک دورِ نشاط انگیز
گھسیاروں کی چاندی ہے' سائیس کا سونا ہے
اور اوج پہ مالش فن' ہر شام ہے صبح خیز
باندھے ہوئے تھانوں پر بِدکے ہوئے گھوڑوں کی
ہے جھاڑ دولتی کا' اِک شورِ بلا انگیز
وہ Race کی شرطوں پر Jacky کا مچل جانا
پانسہ ہے پلٹ دیتی' مہمیز قیامت خیز
نالہ ہے نہ نغمہ ہے' دم گھٹتا ہے گلشن میں
منقار بہ زیرِ لب' ہر طائر دام آویز
در پردہ اشارہ ہے' یاں قتلِ مجاہد کا
دہشت کی علامت ہے' یہ مومنِ خونیں ریز
آیاتِ جہادی بھی تعلیم سے خارج ہیں
اسلام ہے دہشت گرد' اور کفر ہے امن آمیز
آئینِ پیمبر تو صدیوں کا پرانا ہے
ترمیم کی برکت سے' ہو جائے یہ دل آویز
ابلیسی و طاغوتی' بے دینی و بے شرمی
تجدید کے حیلے میں' فرعون ہے یا چنگیز؟
اعمال کی شامت کے' گویا ہیں یہ نشتر تیز
معمارِ حرم برخیز! معمارِ حرم برخیز!

اے ملتِ خوابیدہ! اب ہوش کے ناخن لے
فتنۂ ابلیسی، رد ہو گا بہ تیغِ تیز
کس ڈھنگ کے میکش ہو؟ ہر بار جو پیتے ہو
اُس شوخ کے ہاتھوں ہی، پھر بادۂ زہر آمیز
باطل کے مقابل تو ڈٹ جانا ہے فرضِ عین
معمارِ حرم برخیز! معمارِ حرم برخیز!
جب موت معین ہے، پھر موت سے کیا ڈرنا
مرنے سے تو بھاگے ہے، ہر کافرِ فتنہ خیز
ہے رازِ بقا یارو! اسلام کے دامن میں
سرکارؐ تو امت پرؐ ہر لحظہ ہیں رحمت ریز
اللہ کی نصرت سے مایوس نہ ہو خاور!
حالات یہ بدلیں گے کردار ہو دیں آمیز
خوشحال ہو پاکستان، گہوارۂ امن آمیز
اسلام کا قلعہ ہو، ہر خصم ہو لرزہ خیز

☼

بڑا بے حس و ناواقف ہوں دیں سے
خدایا! حریت، غیرت عطا کر!
میں تاویلوں میں پھنس کر رہ گیا ہوں
نبیؐ کی اُلفت و حرمت عطا کر!

☼

نہ ہی جلتا ہے، نہ ہی بجھتا ہے
حال کیا پوچھتے ہو۔ اب اِس کا؟
روشنی کی کرن، نہ سوزِ دروں
"دل ہے گویا چراغ مفلس کا"

پاکستان کا مطلب کیا؟

اصل مقصد: لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمدٌ الرسول اللہ

مگر عملاً:

بس پیلو میوہ کھا تے لپ گھڑپا کھا
رج کے رنجھاں لاہ تے دب کے بھٹہ بھاء
Sir ''نویں نکور''! واہ؟
تے ''جاون والے'' ٹھاہ!

آئین نوں مگروں لاہ اوہنوں پیراں تھلے گاہ
گڈی گڈی پچھے لا اُچی اُڈدی کٹ کے آ
او ہٹ کے بُودن آ
تے ڈِگدی ڈھیندی ٹھاہ!

وردی وی نہ لاہ تے واسکٹ وی پا
ہُن کدی نہ ایتھوں جا ایہہ مِٹھو توں اَکھوا
اوہنوں T.V تے بلوا
وچ خبراں دے پڑھوا

لیہنوں ڈھاتے اوہنوں ڈھا لوٹے روز نویں بنا
چُوری پا تے چوغا پا کہ ہور نہ ویکھن راہ
Sir! نویں پروہنے واہ
تے سب پرانے ٹھاہ!

U.S جا تے یورپ جا اَگے پچھے طوطے راء
اوتھے پُتراں نوں پڑھوا تے رج خزانہ کھا
کیہہ پبلک دی پرواہ
بس اپنی جِند بنا

اتھے مُلاں دی نہ واہ   ناہیں دین دی کوئی جا
لیہنوں ورسوں کڈھ کے آ   نا ہیں تیل مسیتے پا

Sir واہ واہ واہ!

Sir واہ واہ واہ!

یار مار

سارے لوکاں بم بنائے   کردے پھردے ہُو ہُو!
بھلّے چُلّے میں بنایا   یار اے کردا تُھو تُھو!
میرے ڈیرے آن اے بیٹھا   چھڈّی کوئی نہ جُوہ جُوہ
پتہ پتہ پھولڑ چھڈیا   فیر وی لگی ناہیں سُوہ
ایناں چڑھیا اوہنوں روہ   اکھاں کڈھے، موہنوں پھوہ
جاندے جاندے وی نہ ٹلیا   کر گیا میرا "یوسف" کھوہ
میرے یاراں دے گل پے کے   "مسلم بم" دی لیندا سُوہ
بن کے یار مار سُو دِتی   مُونہہ چھپاواں کیڑھی جُوہ
ہائے نی بے بے! کتھے جاواں
لوکی کردے تُھو! تُھو!

نہ داغ نہ چھینٹ (سانحہ بہاولپور)

میرے مرنے پر وہ بے حد روئے دھاڑیں مار کر
میں جو کہتا تھا مرا ALLY ایکسیلنٹ ہے
کشمکش میں پڑ گئے ہائے! لواحقیں مرے
قتل ہے کہ خودکشی؟ یا کہ ایکسیڈنٹ ہے

کٹھ پتلی

تخت سپر آپ نے بٹھایا ہے   پھر نہ غصے میں اسقدر بھڑکیں
میں نے پبلک کو چپ کرانا ہے   یہ دکھاوے کی ہیں مری بڑھکیں

اللہ ھُو کہ اللہ ہو؟

پہلاں ھُو سے ہُن اے ہو
اللہ ھُو اے اللہ ہو
سارے پاسے ہو اِی ہو
آدم بو اِی آدم بو
تجھ بن راج کرے نہ کو اَدھا ملک، وزیر نے سو100
کتھّے ٹُر گئے کلمہ گو؟ اللہ ھُو کہ اللہ ہو؟

آقا بدلے Run اینڈ Go
ڈاہڈے دا ست وِیہاں سو
ایدھر ایں تو اودھر ہو
اودھر ایں تے ایدھر ہو
تجھ بن راج کرے نہ کو اَدھا ملک، وزیر نے سو
کتھّے ٹُر گئے کلمہ گو؟ اللہ ھُو کہ اللہ ہو؟

مُونہہ اے اِک تے جیباں دو
سچ وے اِک، تے کُوڑ نے سو
نویں ڈرامے، نواں اِی شو
ہیرا پھیری بھمبا پو
تجھ بن راج کرے نہ کو اَدھا ملک، وزیر نے سو
کتھّے ٹُر گئے کلمہ گو؟ اللہ ھُو کہ اللہ ہو؟

بُوہے اَگے لیڑے دھو
اندر باہر پھلیے بو
راہواں دے وچ کنڈے بو
تیرے وَل نہ لنگھے کو

تجھ بن راج کرے نہ کو ادھا ملک، وزیر نے سو
کتھے ٹُر گئے کلمہ گو؟ اللہ ھُو کہ اللہ ہو؟

ہووے کدھرے وی نہ لو
کُتے وانگوں سب نوں پئو
وچوں ہس تے اُتوں رو
کوئی نہ سمجھے تیری خو

تجھ بن راج کرے نہ کو ادھا ملک، وزیر نے سو
کتھے ٹُر گئے کلمہ گو؟ اللہ ھُو کہ اللہ ہو؟

کرسی کدی نہ اپنی کھو
ایہنوں موہ تے اوہنوں موہ
کم توں پہلاں سب نوں چو
رج کدی نہ، دولت ڈھو

تجھ بن راج کرے نہ کو ادھا ملک، وزیر نے سو
کتھے ٹُر گئے کلمہ گو؟ اللہ ھُو کہ اللہ ہو؟

سچی گل وی کر دے جو
اوہدے بُوتھے وچ دے چو
نالے کر بو کاٹا بو
بھل کے سر نہ چُلّے کو

تجھ بن راج کرے نہ کو ادھا ملک، وزیر نے سو
کتھے ٹُر گئے کلمہ گو؟ اللہ ھُو کہ اللہ ہو؟

Forward بلاک

ہے اک سو بیس (120) Power قسموں کی
جو دو سو بیس (220) ہو کیا پھر چلیں گے؟
گر اب بھی میٹر ان کا فارورڈ ہے
تو کس میٹر پہ Fix ہو کر چلیں گے؟

دلے دارندو محبوبے ندارند

میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال
روشن لال تے تخت اکال
رل گیا مگروں بُش تے پال
دہشت گرد نے مُسلے All
چُن چُن مارو گولی نال
میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال
Bush دی مُچھ دا میں ساں وال
اوہنے منی ریزر نال
کوئی نہ بچیا میرا وال
میں نہ کیتی حال حال
میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال
لندن والے کیتی Call
اوہ تے ہویا پیلا لال
میرے موہنوں ڈِگی رال
Yes Sir کرکے ہویا نال
میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال

لتّے دی رن سب دی بھابھی
رگڑا کھانا جس دی Hobby
پنجاں قبضے ایسی چابی
گُٹھا کردے سارا مال
میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال

نو۹ دے یاراں۱۱ جشنے اندر
نچ کھلوتا پنج ست ۵/۷ بندر
پھڑ پھڑ مارے میرے چندر
عورت مرد تے وِچّے بال
میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال

موہن سنگھ نوں مار کے چِھتّا
ہتھ ملایا سجّا کھبّا
U . S جا اوہ ہویا کتّا
ہتھ وی کیتا میرے نال
میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال

سجے کھبے جیڑھے یار
مرزے دے سب پیروکار
بانہہ وچ رکھڑی دا اے ہار
روشن دیں آں سب دے نال
میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال

مسجد مُلاں دا میں ویری
گورے دے آں پینڈا پیری
میں کیہہ جاناں تھو خیری
کیوں نبھے مُسلے نال

میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال

تورا بورا ایکشن دے وچ
پاکستان دے سیکشن دے وچ
میری ای ڈائریکشن دے وچ
بھنّے غازی بمّاں نال

میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال

خاور دا نہ پچھو حال
اہدی اپنی سُر نہ تال
جنہیں ڈنگیا اوہدے نال
حالوں خوش کہ مندا حال؟

میں واں مُسلا سب دے نال
وکھرا مذہب تے وکھری چال

حرماں نصیبی

سیاست دین سے کر کے علیحدہ مرا ایمان گویا لُٹ گیا ہے
فرنگی کو خدا سمجھا ہے جب سے مرا رعبِ خداداد اُٹھ گیا ہے

یورپ کا ویزا

ارے یورپ میں ہیں جنت کے انعام شراب و حُور، برگر اور پیزا
مرے ایماں کی دولت اُس پہ قرباں دِلا دے جو مجھے یورپ کا ویزا

ساڈھے Boss نے All اینڈ All

اُتّے رب تے تھلّے ماہی
نیلی چھت تے اُوہدی شاہی
ساڈھی جھمیں[1] تے سکھا شاہی
ویری ہوئے نے ساہو ساہی
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

ڈنڈا سوٹی راجن پال
کرسی اگے ڈگدی رال
ویکھو ساڈھے مالا مال
باقی سارے نچھر پال
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

افسر ساڈھی مچھ دے وال
نوکر چاکر لاجاں پال
ڈڈو سارے خواجے نال
ساہنوں تھوڑ نہ کوئی کال
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

[1] ازمین

کیتا مُلک اساں خوشحال
بُھکّا وڈّھا رہیا' نہ بال
پیلاں پاندے حالو حال
نہ کوئی چنتا نہ جنجال
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

بانہواں دے وچ بانہواں پا کے
مُنڈے کُڑیاں نچدے آؤندے
پیزہ برگر کھاندے جاندے
سڑکاں اُتّے لیڑے لاہندے
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

ہُن اے دین وی ''روشن لال''
مُلاں ہوئے نے پیلے لال
گلدی مُکیں اوہناں دی دال
بولن دا نہ اتھے حال
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

ساڈھی مرضی جو کُجھ کریئے
جنہوں چاہیے رکھیئے کڈھیئے
اتھے کھڑیئے اُوتھے کھڑیئے
لوٹے گھڑیئے لوٹے بھریئے
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

بھاڑے دے جے ٹٹو نیں
تے جڑ شریکاں کٹو نیں
بول پڑھایا رٹو نیں
تے ڈنڈی پٹی کھٹو نیں
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

ایہہ Rally کرسی کھیڈاں دی
کجھ پولس دے ریڈاں شیڈاں دی
کجھ فون دے سنگی بھیڈاں دی
ایہہ دھونس اے وڈے ڈھیڈاں دی
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

گنڈھ اے ساڈھا ڈوئی ڈوئی
پر سچا سنگی کوئی کوئی
جد چھتا ساہنوں کوئی ہوئی
تے ماں ہمرے دی موئی موئی
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

ساڈھی بارہ مئی دی Rally
جنہیں اکھ دی کیتی میلی
اوہنوں بے آں Hallo ہیلی
نالے کرکے ایلی ایلی
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

ججاں نوں وی پھانواں گے
ونجاں گے تو گاہواں گے
ہر راہ وچ منجی ڈھانواں گے
گھوراں گے تے ماراں گے
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

کُرسی چھڈ کدی نہ جاواں گے
جد ایمرجنسی لاواں گے
تے کس کے وردی پاواں گے
وَت چوتھی مایا لاہواں گے
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

ایہہ کرسی "وردی پائی" نال
نہ کالے کوٹ تے ٹائی نال
کس جانا چاؤ چائی نال؟
ہُن جانواں گے اپنی آئی نال
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

کُجھ مُورکھ ہُن ایہہ چاہندے نے
ایہہ وردی ساڈھی لاہندے نے
تے ننگا سانوں واہندے نے
انج سانوں گویا پھاندے نے
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

"گردن توڑ" اے ساڈھا شِکرا
ایہدا ناں "ہر ہٹلر پھرا"
بولن لکھن دا کیتوں جگرا
باغی لئی قبر دا کنگرہ
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

بھندی اُلٹی ایتھے گنگا
پر کہندے آں "سب چنگا"
کیہوں لیہیئے کہ کیہے پنگا؟
ساڈھا شاہ اے "دتکم ننگا"
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

جا! سوں جا خاور بھائی
ایس چھیڑ دا توں نہ راہی
تینوں مت نہ ہن تک آئی
ساڈھے Boss نے "I" اینڈ "MY"
ساڈھا سنگ کرے نہال
ساڈھے Boss نے All اینڈ All

☼

ایہہ ہٹی جٹی گٹی دی، کیہہ فیدا ایہدی ہٹی دا
ایہہ کھولے ایہدے کولوں توں، کرتیا پانچا جٹی دا
ایہہ کم نہیں بُوٹاں سُوٹاں دا، ایہہ کم اے ڈنڈی پٹی دا
مُڑ ویلا ہتھ ایہہ آؤ ناں ہُنیں، کجھ کر لے دھندا کھٹی دا

☼

چُٹکلے

بارھیں وَرھیں اُوہ کھٹن گیا' تے کھٹ کے لیاندی آری
ووٹاں دا جد موسم آیا' کھس گئی میری لاری
ممبر بن گئے ہاری ساری
ہُن ملن گے اگلی واری۔

☼

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا' تے کھٹ کے لیاندا مور
حاکم حکمی گڈّی اُڈدی' دھون تے پھر گئی ڈور
جیندھا توڑ نہ کوئی ہور
اینویں کیہہ مچانا شور

☼

بارھیں ورھیں اُوہ کھٹن گیا' تے کھٹ کے لیاندا کانٹا
ممبر کھاون نان تے چھچھی' مینوں لبھے نہ آٹا
میں بن گیا اُلو باٹا
کتھوں لبھن جاواں آٹا؟

☼

بارھیں ورھیں او کھٹن گیا' تے کھٹ کے لیاندی **Valvet**
پولس نے ہر جا لاکے ناکہ لُٹ کے ڈکیا **Toilet**
کہ تیرا ہُن ایہہ **Hamlet**
کیوں پایا نہیں توں **Helmet**؟

☼

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا، تے کھٹ کے لیاندا چوہا
بھن کے چوراں بوہا میرا، ننگا کر گئے ڈھوآ
نالے کر گئے تھو آ تھو آ
تے بوتھا شرمی سوہا

☼

بارھیں ورھیں او کھٹن گیا، تے کھٹ کے لیاندا چٹوا
رن خریدن پوڈر نکلی، منڈیاں کھو لیا بٹوا
وچے کنگھی، شیشہ جٹوا
روندی ہائے وے میرا بٹوا

☼

بارھیں ورھیں او کھٹن گیا، تے کھٹ کے لیاندی ململ
گت کٹا کے سر توں ننگی ٹر دی اڈیاں مل مل
نالے جثہ ہلدا چھل چھل
تے ہسدی جاندی پل پل

☼

بارھیں ورھیں او کھٹن گیا، تے کھٹ کے لیاندی مالن
چیتر وچ وی رکھ نہ سرکے، بن گئے دیگ دا بالن
جنہاں ساڑ ای چھڈیا سالن
یارو! کیوں نہ روئے مالن؟

☼

بارھیں ورھیں او کھٹن گیا، تے کھٹ کے لیاندا لوٹا
ل نوں ن توں وکھرا کرکے، ق سجے ہویا موٹا
پر ہے وے بھٹی چھوٹا
ہن اے نسلی داند دا ٹوٹا

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا' تے کھٹی بکری دوندی
کوڈی کوڈی کردے' کھیڈ وِچ ماری روندی
نالے سیٹی پھردا، کھوندی
اوہ بلّے تیری روندی!

☼

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا' تے کھٹ کے لیاندا کھیرا
بوجھا بوجھا پھولدا پھردا' کوئی نہ لبھا ہیرا
ہڈوں ہویا اکھوں ٹیرا
دیندا اونٹ دے منہ اے زیرا

☼

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا' تے کھٹ کے لیاندا جھاواں
جنے کھنے نوں پچھدا پھردا' منجی کتھے ڈاھواں؟
میں پے گیا اُلٹے راہواں
ہن کیہڑھے پاسے جاواں؟

☼

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا' تے کھٹ کے لیاندا سُنڈھا
ہندو سکھ عیسائی نے چنگے' مُسلا صرف اے غنڈا
ایہدے دین نوں کرو ٹُنڈا
ایہدا سر وی کرو مُنڈا

☼

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا' تے کھٹ کے لیاندا فیتہ
Nine Eleven میلے دے وچ مسلے دا خون کیتا
میں بن گیا رل کے چیتا
ہن رہ گئے پچھن' سیتا

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا، تے کھٹ کے لیاندی مُرلی
بُش، بلیئر دے آکھے لگ کے، میں چلائی شُرلی
کہ بن جائے مسجد کُھرلی
میری رہی نہ پچھلی، اُرلی

☼

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا، تے کھٹ کے لیاندا ٹینڈا
من دیاں من اک اک گل، وج گیا میرا بینڈا
یارو! کُجھ نہیں مینوں ڈِھیندا
ہائے اینج کدی نہ تھیندا

☼

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا، پر بھڑوا سی کیہ کھٹدا
چھڈ دا ہن اے کمبل نوں، پر کمبل ہن نہیں چھڈدا
میں مویا وڑدا وڑدا
ہائے کمبل نہیں جے چھڈدا

☼

بارھیں ورھیں اوہ کھٹن گیا، تے کھٹ کے لیاندی ڈوئی
ویریاں دے چوتڑاں وڑیا، ہوئی نہ فیر وی ڈھوئی
بلکہ کر گئے توبا توئی
بے بے! میں ننگا نے موئی

☼

فریب خوردہ شاہیں

مسلم لیگ حروف تہجی حرفو حرفی توئی توئی
چ دا چوہدر چیمہ چھٹہ' ج دی جتی لیراں ہوئی
ک دا کتا در در پھردا' ف فوارہ فنکشن ہوئی
ن نارنگی جدّے پہنچی' دیس نکالا ہو کے روئی
ق دی قینچی سب نوں کٹدی' ہونجا پھیر کے قائد ہوئی
خ خیالاں روشن والی' نجدی پھردی لوئی لوئی
بھان متی دا کنبہ جڑیا' ڈگے بوٹ سان جیڑھے وی
ست (7) ویہاں (20) دا کر کے (100) سو آپے اِی پردھان ہوئی
ڈنڈی پٹی سب نوں پیندی' ٹنگوں کر گئی موئی موئی
''روشن تے خوشحال'' دے کارن' سکھ وجا کے تیرتھ ہوئی
مسجد ملّاں اکھوں ڈکھدے' ہندو سکھ جیہا نہ کوئی
دین دے طالب کڈھ کے ملکوں' خصماں کھانی رنڈی ہوئی
صدیاں دے قانون نوں بدلن' ڈِھل نہ لگدی ایتھے کوئی
اوہو مرضی ساڈھی اے ''Sir جی'' دی جو مرضی ہوئی
Bush دے اندر وڑدی وڑدی' دین تے غیرت سب کجھ کھوئی
بتّر بتّر ویکھدی خلقت' مار دی پھردی ٹامک ٹوئی
اُتوں دِسدی کھڑی کھلوتی' وچوں بالکل موئی موئی
ساہ وی گم تے مونہوں گونگی' کدھرے وی نہ ایہدی ڈھوئی
اوئی اوئی دا فیدا ناہیں' کس دے اگے روئے کوئی
عملاں دی اے شامت یارو' صبروں باجھ نہ چارہ کوئی
توبہ تِلّا کر لے خاور' ڈھک کے مونہہ تک سر تے لوئی

☼

حرفِ آخر اے کار پردازانِ مملکت!

نظامِ دیں کا چلاؤ' وگرنہ ہے اندھیر
چراغِ نبوی جلاؤ' وگرنہ ہے اندھیر
بِنا وطن کی ہے لا الٰہ الا اللہ
یہ اپنا عہد نبھاؤ' وگرنہ ہے اندھیر
رہے نہ زیبِ گلو یہ طوقِ بے دینی
اُتار کر یہ جلاؤ' وگرنہ ہے اندھیر
شرعِ غرب کے ہو تحت کیوں شریعتِ نبوی
یہ واگذار کراؤ' وگرنہ ہے اندھیر
فریب خوردہ ہیں تہذیبِ نو کے دلدادہ
نہ اِن کے دام میں آؤ' وگرنہ ہے اندھیر
نظامِ سود خدا سے جنگ، ہے لعنت بھی
یہ رسمِ کفر مٹاؤ' وگرنہ ہے اندھیر
نظامِ مصطفوی کی راہ کے سنگِ گراں
ہر ایک ایک ہٹاؤ' وگرنہ ہے اندھیر
یہ دامِ قرضِ فرنگی ہے پیرِ تسمہ پا
اب اس سے جان چھڑاؤ' وگرنہ ہے اندھیر
زِ کفرِ ملّتِ واحد' ہے احتیاط بھی شرط
اِنہیں ولی نہ بناؤ' وگرنہ ہے اندھیر
اے سادہ لوح مریدانِ پیرکِ افرنگ
خدا را ہوش میں آؤ' وگرنہ ہے اندھیر
ہر اختلافِ فروعی کو چھوڑ کر خاور!
نبیؐ کے رب کو مناؤ' وگرنہ ہے اندھیر

مزاح زندگی اور معاشرے کے علاوہ شخصیات کی ناہمواری پر ہمدردانہ نظر ڈال کر مسکراہٹیں بیدار کرنے کا اسلوب ہے۔ طنز میں یہی اسلوب زہرخند بن جاتا ہے اور طنز نگار کو ایک برتر مقام پر فائز کر دیتا ہے...... طنز و مزاح نگار کا کام تخریب کاری کرنا نہیں بلکہ معاشرتی معائب کی طرف متوجہ کرانا اور اُن کی اصلاح کی تحریک پیدا کرنا ہے۔

خاور سہروردی زندگی کو بظاہر خوش نظری سے دیکھتے ہیں لیکن دراصل وہ انسانی حماقتوں اور معاشرتی بے اعتدالیوں کو شدت سے محسوس کرتے ہیں اور پھر اصلاحی جذبے کے تحت اُن پر طنز و مزاح کا نشتر چلانے سے گریز بھی نہیں کرتے۔ اُن کا طنز و مزاح بلاشبہ انسانی اور سماجی بوالعجبیوں کو اُجاگر کرتا ہے اور وہ مجید لاہوری، راجہ مہدی علی خان، سید محمد جعفری، حاجی لق لق، ظریف جبل پوری اور سید ضمیر جعفری کی طرح ایسی بات زبانِ قلم پر لے آتے ہیں جسے پڑھ کر پہلے زمانہ ہنستا ہے اور پھر رونے لگتا ہے۔ اس لحاظ سے زیرِ نظر کتاب ''کڑوے گھونٹ'' کے طبی اثرات مثبت ہیں اور خاور سہروردی ایک ایسے کامیاب مزاح و طنز نگار کے طور پر ابھرتے ہیں جو ہنسی کو علاجِ غم قرار دینے کے باوجود معاشرے اور انسان کی صحت برقرار رکھنے کے لئے سماجی داغوں، بے اعتدالیوں اور ناہمواریوں کو آنسوؤں کے آبشار سے دھونا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے بیمار معاشرے میں یہ کتاب مقبولیت حاصل کرے گی۔

ڈاکٹر انور سدید